INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATME NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۲۳

۸ر تا ۱۴ر جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ بمطابق ۳ر تا ۹ر نومبر ۱۹۹۵ء

جو شخص
ظُلماً
مَارَا جائے
وہ
شَہید
ہے

اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف

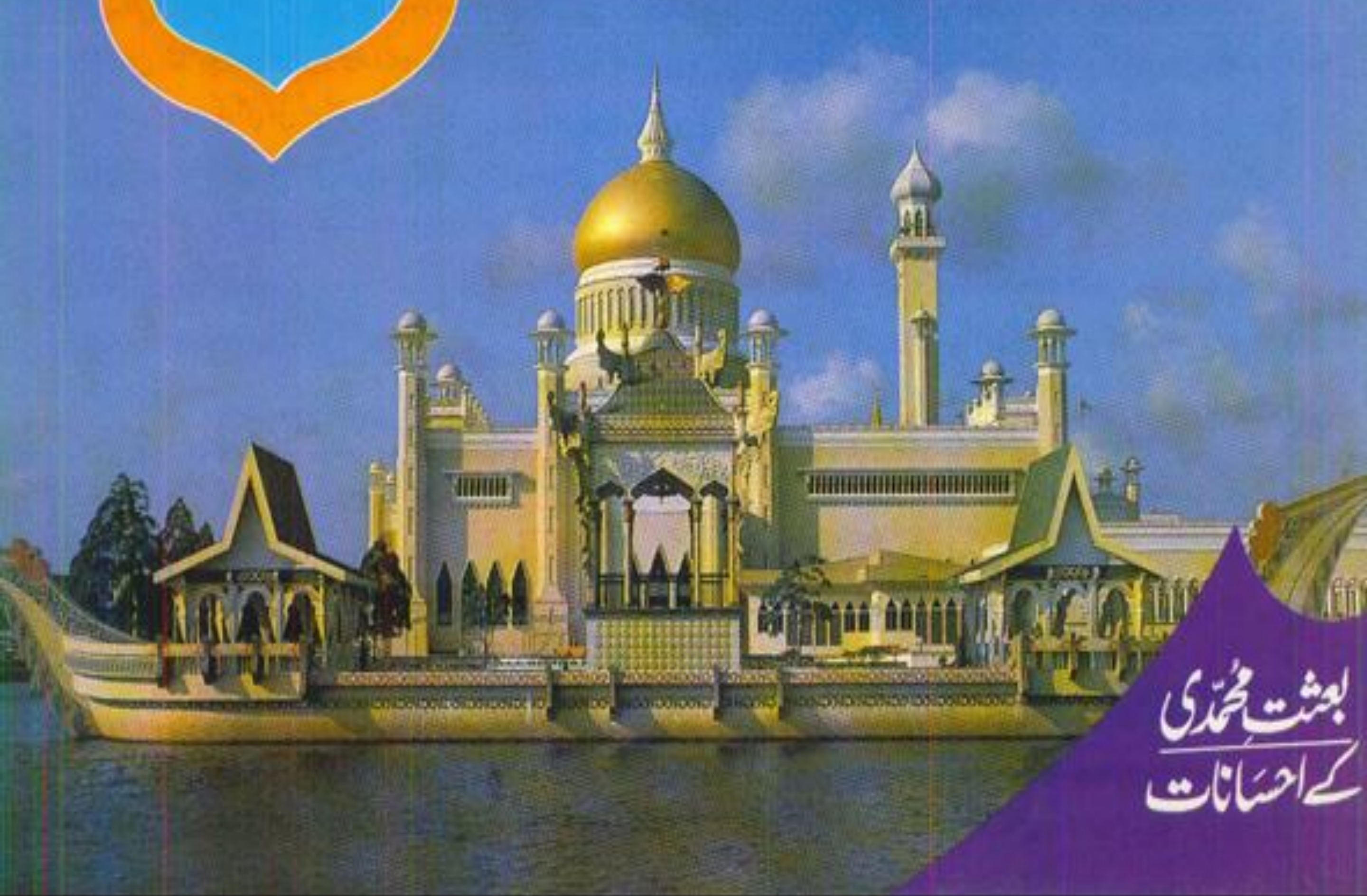

بعثت محمدی
کے احسانات

آپ کے مسائل

مولانا مفتی منیر احمد اخون

سوال.... ⬅ ہمارے ادارے میں ملازمین کی طرف سے رضاکارانہ عمرہ اسکیم شروع کی گئی ہے جس میں ہر ممبر مبلغ پندرہ ہزار روپے ہر ماہ رضاکارانہ طور پر چندہ دے گا اور اس چندے کے ذریعے حاصل ہونے والی رقم سے ہر سال دو یا چار افراد کو عمرہ کے لئے آنے جانے کا کرایہ دیا جائے گا۔ یہ عمل قرعہ اندازی کے ذریعہ ہو گا۔ اس اسکیم میں شمولیت کے لئے اس بات کی پوری کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی قادیانی مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص شامل نہ ہو۔ اس کے علاوہ تمام فقہ و مسلکے کے لوگ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف نظریات و عقیدہ کے لوگ شامل ہیں مثلاً" دیوبندی' بریلوی و شیعہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ اس بات کی بھی کوئی تمیز نہیں ہو سکتی کہ آیا کوئی ممبر چندہ جائز کمائی سے دے رہا ہے یا کہ ناجائز' یہ تو مسجد کی تعمیر میں بھی یہی ہوتا ہے کہ کون کیسا پیسہ مسجد کی تعمیر میں لگا رہا ہے۔

مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں اس اسکیم میں شمولیت کیسی ہے؟

جواب.... ⬅② مذکور "عمرہ اسکیم" کا طریقہ کار شرعاً" قابل اشکال ہے اس لئے اس میں شمولیت صحیح نہیں۔

قسطوں کا کاروبار

ضمیر احمد کراچی

س ۱:۔ قسطوں پر سامان بیچنے اور خریدنے کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں۔ آیا یہ کاروبار جائز ہے یا حرام؟

س ۲:۔ اسلام میں عورت کی آواز کے بارے میں کیا حکم ہے نامحرم کیلئے کسی عورت کی آواز کہاں تک سننا جائز ہے نیز آج کل لاؤڈ اسپیکر پر گھروں میں میلاد شریف' اور خواتین کا وعظ عام ہے جسے زور و شور سے ہونے کی وجہ سے مرد حضرات بھی سننے پر مجبور ہیں کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بیچ کہ لاؤڈ اسپیکر پر خواتین کا بیان کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج ۱:۔ قسطوں پر خرید و فروخت شرعاً" جائز ہے اور ادھار میں نقد سے زیادہ قیمت مقرر کرنا بھی صحیح ہے بشرطیکہ مجلس عقد میں اولاً" معاملہ کا ادھار یا نقد ہونا طے ہو جائے ادھار میں قیمت کی یہ زیادتی نہیں۔

ج ۲:۔ عورت کی آواز بھی شرعاً" عورت ہے اور بلا ضرورت اس کا بھی پردہ لازم ہے مروجہ میلاد خود شرعاً" قابل اشکال ہے چہ جائیکہ اس کے لئے ایک شرعی حکم کو توڑا جائے اور ایسی وعظ و نصیحت کا کیا فائدہ جو خود دائرہ شریعت سے متجاوز ہو مختصر یہ کہ نیکی برباد گناہ لازم کا صحیح مصداق ہے فقط واللہ اعلم۔

مسلمان عورت کے ساتھ مرتد مرد کا نکاح خودبخود ختم ہو جاتا ہے

س:۔ ایک مسلمان ماں باپ کے روایتی مسلم بیٹے کا نکاح تیرہ برس قبل ایک لڑکی سے ہوا۔ ایک دو برس کے بعد ہی اس نوجوان نے دین اسلام سے اپنی بیزاری اور علیحدگی کا اظہار شروع کر دیا۔ خدا اور رسول کریم اور جنت دوزخ کو ڈھکوسلہ بتانے لگا۔ کیا اس کا نکاح قائم رہا؟

سوال .... شہر میں ایک سوسائٹی تقریباً" ۲۰ سال سے آباد ہے وہاں پانی' بجلی' گیس' فون وغیرہ کی سولیات میسر ہیں' اسی سوسائٹی میں ایک کچی مسجد ہے جو تقریباً" ۱۰ سال سے اس میں نماز باجماعت مع الجمعہ پابندی سے ادا کی جاتی ہے اب ہم اس کو پکی مسجد کی شکل میں بنا رہے ہیں۔ واضح ہو کہ مسجد کی زمین کسی اور کی ملکیت ہے اور وہ نہ تو ہمیں عاریتاً" اور نہ قیمتاً" دیتا ہے۔ کیا اس میں نماز جائز ہے اور ہم اس مسجد کو بنا سکتے ہیں۔

منجاب محمد امین اور اہل محلہ

جواب :۔ اگر اس شخص نے یہ قطعہ زمین مسلمانوں کو نماز ادا کرنے کے لئے عارضی دیا تھا۔ مسجد کے لئے باقاعدہ وقف نہیں کیا تھا تو یہ زمین اس شخص کی ملکیت ہے اس کی اجازت کے بغیر اس میں کسی قسم کا تصرف کرنا صحیح نہیں۔ لیکن چونکہ اس جگہ دس سال کے طویل عرصہ سے نماز باجماعت ادا کی جا رہی ہے اس لئے مالک کو چاہئے کہ وہ اس زمین کو قیمتاً" یا بلاقیمت "اللہ کے گھر" کے لئے وقف کر دے تو یہ اس کے لئے عظیم اجر و ثواب کا ذریعہ ہو گا۔

لیکن اگر ان تمام تر کوششوں کے باوجود یہ شخص کسی صورت پر راضی نہیں ہوتا اور مسلمانوں کو پہلے کی طرح صرف نماز پڑھنے کی اجازت دیتا ہے تو اس جگہ میں نماز پڑھنا جائز ہے اور ایک گونہ مسجد کا فائدہ' جماعت کا اہتمام اور اس جگہ کی پاکی و صفائی وغیرہ کے ثمرات و فضائل حاصل ہو جائیں گے اگرچہ باقاعدہ حقیقی مسجد کے احکامات و فضائل اس پر مرتب نہ ہوں گے بڑا ملخص' فی فتاویٰ دارالعلوم دیوبند لمفتی اعظم" ص ۲۸۵ ج ۶' ص ۳۲۵ ج ۶' ج ۳۲۷ ج ۶) فقط واللہ اعلم۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۲۳

۸ تا ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ
مطابق ۳ تا ۹ نومبر ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

نمائندہ ویسٹ انڈیز
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ ۴
اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف ۶
کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا یا قتل کا ارادہ کرنا ۱۱
بعثت محمدی کے احسانات ۱۳
قادیانی غیر مسلم کیوں؟ ۱۸
مرزا قادیانی۔ تشریعی نبوت کا دعویدار ۱۹
دشمنان دین کی ہماری غیرت ایمانی پر یلغار ۱۴

قیمت ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۴۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۳۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات وانڈیا ۲۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت — الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ
نمبر ۳۰۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر عبدالرحمن باوا | ناشر سید شاہد حسن | مطبع القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت ۱۰۲ بزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کا تازہ انٹرویو

جھوٹ' مغالطوں' الزامات اور دھمکیوں کا ملغوبہ

نوائے وقت (۱۶ اکتوبر) نے اپنے نمائندے سلطان محمود کے توسط سے مرزا طاہر کا طویل انٹرویو شائع کیا ہے۔ جس میں ①...... دو بڑے جھوٹ' ②۔۔ اپنے عقیدے کی صحت پر مغالطے' ③۔۔ قادیانیوں پر مظالم کے الزامات اور ④۔۔ کشمیر کے بارے میں امریکی پروگرام کے تھرڈ آپشن کو بروئے کار لانے کے لئے مسلمانان پاکستان کو دھمکی نما انداز میں پاکستان میں اپنی جماعت سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ سرکاری اہل کاروں کو کوڈ ورڈ پیغام دیا ہے۔ اس پورے انٹرویو کا تجزیہ کرنے سے یہی چار باتیں کھل کر سامنے آتی ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان چاروں نکات پر کچھ وضاحت سے بات ہو جائے تاکہ ناواقفوں کو صحیح صورت حال معلوم ہو جائے اور مرزا طاہر اور اس کی جماعت اس آئینہ میں اپنا بھیانک چہرہ دیکھ لے۔

①...... جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے مذہب کو دنیا بھر میں غیر معمولی پذیرائی حاصل ہو رہی ہے اور ان کا عقیدہ بڑی تیزی سے پوری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ لوگ دھڑا دھڑ احمدی ہو رہے ہیں۔ انہوں نے خصوصی ملاقات میں نمائندہ نوائے وقت کو (جو اللہ کے فضل سے ختم نبوت پر کامل یقین رکھتا ہے اور حضور کے بعد نبی ہونے کے دعویٰ کرنے والے ہر شخص کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہے) بتایا کہ اس وقت دنیا بھر میں جس مذہب سے لوگ سب سے زیادہ متاثر ہو کر ہماری صفوں میں شامل ہو رہے ہیں وہ ہمارا ہی عقیدہ ہے۔ اور جس تیز رفتاری سے براعظم افریقہ' یورپ اور امریکی ریاستوں میں لوگ احمدی ہو رہے ہیں وہ اس بات کا مظہر ہے کہ ہم لوگ حق و صداقت کی راہ پر ہیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی بھلے ہی ہمیں غیر مسلم قرار دیتی پھرے اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا ہی عقیدہ صحیح ہے۔

قادیانیت کے سارے تانے بانے کا اگر چند لفظوں میں خلاصہ پیش کیا جائے تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ "اس صدی کے سب سے بڑے جھوٹ کا نام قادیانیت ہے"۔ مرزا غلام قادیانی کی طرف سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ' معجزات کا جھوٹا دعویٰ' وحی کا جھوٹا دعویٰ' آسمان پر محمدی بیگم سے نکاح پڑھے جانے کا جھوٹا دعویٰ اور اسی حسرت وصال میں تڑپتے ہوئے صرف ایک سچی بات زبان سے نکل گئی کہ "اگر محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں نہ آسکی تو مرزا اپنے تمام دعاوی میں جھوٹا انسان ہو گا"۔ اور یہ بات سچائی کے میزان میں پوری اتری اور مرزا جھوٹا انسان قرار پایا۔

مرزا قادیانی کی ذریت اس سے بھی دو ہاتھ آگے نکلی اور آج تک مرزا قادیانی کے اعتراف حقیقت کو جھٹلانے کی سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ بانی قادیانیت محمدی بیگم سے نکاح نہ ہونے کو اپنے جھوٹا ہونے کی سب سے بڑی دلیل بتاتا ہے اور اس کی ذریت اس کے گھڑے ہوئے عقیدے کو صحیح اور درست کرنے کا جھوٹ مسلسل دہرا رہی ہے۔ الفضل ربوہ میں ایسے دعوے شائع کئے جاتے ہیں کہ لاکھوں افراد نے اجتماعی بیعت کر لی۔ اگر قادیانیت اس رفتار سے پھیل رہی ہے جس کا مرزا طاہر نے دعویٰ کیا ہے اور الفضل قادیانیوں کو قابو میں رکھنے کے لئے لکھتا رہتا ہے تو آج تک کم از کم نصف یورپ و امریکہ اور دو تہائی افریقہ قادیانیت کے زیر اثر آچکا ہوتا۔ جبکہ ڈربن میں ایک قادیانی مردے کو دفنانے کے لئے قادیانی جماعت نے عدالت عظمیٰ کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ڈربن جنوبی افریقہ کی عیسائی عدالت نے ہمیشہ کے لئے ملک میں فیصلہ کر دیا کہ قادیانی عقائد کا اسلام اور مسلمانوں سے کسی قسم کا تعلق واسطہ ہی نہیں ہے۔ مالی میں قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں پھیلنے لگے تو مجلس تحفظ ختم نبوت کے خادموں نے ان کے چہرے سے اسلامیت کا نقاب نوچ ڈالا۔ نائیجیریا اور گھانا میں بھی بڑی حد تک قادیانیوں کا اصلی چہرہ کھل چکا ہے۔ پس ماندہ اور تعلیم دین سے محروم بعض علاقوں سے مرزا طاہر کے ساتھ بعض قبائلی سرداروں کی تصاویر شائع ہو رہی ہیں ان شاء اللہ عصائے موسوی بہت جلد وہاں بھی اس سحر کو "تلقف" کرنے والا ہے۔ بوسنیا کے مہاجرین پر جرمنی میں قادیانیوں نے دام تزویر پھیلایا اور "احمدی مسلم" کی زہریلی گولی کھلانے کی بھرپور کوشش کی تو مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک نوجوان نے "مسلم" سے احمدی نقاب نوچ ڈالا۔ تب مرزا طاہر امریکی ایوان نمائندگان کے سامنے اپنے مصنوعی آنسو لے کر پہنچا کہ ہمیں مولویوں سے بچاؤ۔ روس کی بے

دین حکومت سے ڈش انٹینا کی امداد حاصل کی' اپنے ازلی آقا انگریزوں سے زمین مانگی اور ان کی حفاظت میں "اسلام آباد" کے نام سے نیا ربوہ بنایا جہاں سے قادیانی مسلمانوں پر غرا رہے ہیں اور عارف نکئی کے پنجاب کے "بااختیار وزیر اعلیٰ" ہونے کے دعوے کی طرح قادیانیت کے پوری دنیا میں پھیلنے کی نوید سنا رہے ہیں۔ مرزا طاہر کا یہ بیان اپنے دادا کے دعوائے نبوت کی مانند سراسر جھوٹا دعویٰ ہے۔ اگر قادیانی عقیدہ میں ذرا بھی کشش ہوتی تو قادیانی جماعت کو پری مہوشوں کے غول چھوڑنے اور مسلمان نوجوانوں کو سفر خرچ اور روزگار کی سہولت کے ساتھ جرمنی اور کینیڈا کے ویزے دلوانے کے لئے ٹریول ایجنسیوں کے جال بچھانے کی قطعاً" ضرورت پیش نہ آتی۔

دوسرا جھوٹ یہ کہ مرزا طاہر کو پاکستان سے اللہ نے نکالا۔ ربوہ سے بذریعہ کار کراچی تک برقعہ پوش سفر کرنے والے شخص کا اپنے فرار کو مشیت ایزدی کی طرف منسوب کرنا بالکل اسی طرح ہے کہ قاتل اپنے فعل پر منشائے خداوندی کی تکمیل کا دعویٰ کرنے لگے۔

②...... قادیانی عقیدہ کتنا صحیح ہے؟ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے دو ٹوک الفاظ میں واضح کر دیا کہ قادیانی مذہب' اسلام کے مخالف ایک نیا دین ایجاد کیا گیا ہے۔ پاکستان واحد مسلمان ملک ہے جس میں سب سے آخر میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ اور آج بھی قادیانی دنیا کی کسی بھی قانونی عدالت میں یہ ثابت کرنے سے عاجز ہیں کہ ان کے عقائد کسی بھی نوعیت میں اسلام سے مطابقت رکھتے ہیں۔ ڈربن جنوبی افریقہ کی اعلیٰ عدالت کے فیصلہ کی گونج ابھی فضا میں موجود ہے۔ مرزا طاہر نے اپنے عقیدے کے صحیح ہونے کی دلیل میں منظور وٹو کی معزولی کا تذکرہ بھی کیا۔

مرزا طاہر احمد نے پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کے اپنے احمدی والد کے جنازہ میں شرکت نہ کرنے کے عمل کو ان کا ذاتی مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ قدرت نے انہیں اس حرکت کی جو سزا دی ہے وہ ساری دنیا کے سامنے ہے۔ اودھر انہوں نے یہ حرکت کی قدرت نے جھٹ سے انہیں اقتدار سے محروم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی سزا دی ہے۔ مرزا طاہر نے کہا کہ منظور وٹو کا اقتدار صرف اور صرف ان کے باپ کی دعاؤں کا مرہون منت تھا۔ منظور وٹو کے والد کٹر قسم کے احمدی تھے اور انہیں (منظور وٹو) جو سیاسی عروج ملا اور مسند اقتدار پر براجمان ہوئے تو یہ سب کچھ ان کے احمدی والدین کی پر اثر (مستجاب) دعاؤں کی طفیل تھا۔ انہوں نے اپنے والد کے جنازہ میں حصہ نہیں لیا تو اس واقعہ کے چند روز ہی بعد وہ اقتدار سے فارغ کر دیئے گئے اور ان کی سیاسی سطح پر تذلیل ہوئی۔ مرزا نے مزید انکشاف کیا کہ منظور وٹو ان کے ساتھ خط و کتابت بھی کرتے رہے ہیں تاہم انہوں نے خط و کتابت کی نوعیت پر روشنی ڈالنے سے احتراز کیا۔

منظور وٹو نے نفاق کی چادر اوڑھ کر سیاسی عروج حاصل کیا۔ جو کچھ قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت اس کا باپ کر رہا تھا منظور اس کو ہر طرح کا تحفظ اور سہولتیں فراہم کر رہا تھا۔ منظور کو اس نفاق کی چادر سے آزاد کرانے کے لئے انہی ادارتی سطور میں ہم نے بارہا متنبہ کیا مگر قادیانی آقاؤں کی آشیرباد اور اقتدار کے نشے نے اس کو ہوش میں نہ آنے دیا۔ اور آخری ہوشیاری اس نے باپ کے جنازہ میں عدم شرکت کے ذریعہ دکھانا چاہی۔ تقدیر کی مہلت تمام ہو گئی۔ مرزا طاہر کو معلوم ہے کہ اس کے باپ کی خلافت قادیانیہ سے پہلے اور بعد ان کے آقا انگریزوں کی سلطنت سات سمندروں پر حاوی تھی اور اس میں سورج غروب نہ ہوتا تھا اس بے چارے آقا نے تو قادیانیوں کی ہر طرح دلجوئی کی تھی پھر اس کے اقتدار کا سورج جزائر برطانیہ تک محدود ہو کر کیوں رہ گیا' کیا مرزا طاہر کے والد کی دعاؤں کو قبول کرنے سے عرش اعظم سے انکار کی وحی نازل ہو گئی تھی۔

③...... مرزا طاہر احمد جو مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد کے پوتے ہیں نے بتایا کہ جنرل ضیاء الحق نے ۱۹۸۶ء میں ہمارے خلاف ایک آرڈیننس پاس کر دیا جس کی وجہ سے میرا پاکستان میں قیام ناممکن ہو گیا۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ ہم پر پابندی لگادی گئی کہ ہم اپنی عبادت گاہوں کو مساجد نہیں کہہ سکتے۔ اسلامی نام نہیں رکھ سکتے۔ کلمہ تک پڑھنے سے ہمیں روک دیا گیا اور اس آرڈیننس کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں ہمارے لئے سنگین قسم کی قید کی سزائیں مقرر کر دی گئیں۔ ان حالات میں میرے لئے ملک چھوڑنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کی ہم پر نوازشوں اور رحمتوں کا ایک معجزہ دیکھئے۔ جنرل ضیاء کی کوشش تھی کہ میں کسی بھی صورت میں ملک سے باہر نہ نکل سکوں۔ اس نے ایک صدارتی حکم کے ذریعہ پاکستان کے تمام ہوائی اڈوں پر تعینات امیگریشن اور پولیس کے عملے کو سختی سے ہدایت کی کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ یعنی مجھے ملک سے باہر جانے نہ دیا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی مت مار دی اور اس نے اس گشتی صدارتی حکم نامے پر میرے بجائے مرزا ناصر احمد کے کوائف متعلقہ عملے کو فراہم کر دیئے چنانچہ اس صدارتی حکم نامے کے تین روز بعد میں جب لندن روانہ ہونے کے لئے کراچی ایئرپورٹ پہنچا تو وہاں عملے نے مجھے پہچان لیا لیکن اسے مرزا ناصر احمد کو روکنے کی ہدایت تھی چنانچہ مجھے کسی نے نہ روکا اور بڑے احترام سے مجھے الوداع کیا اور اس طرح جنرل ضیاء کے سارے ارادے اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملا دیئے۔ اتنی کٹھن سختیوں اور پابندیوں کے باوجود میرا ملک سے بغیر کسی قیادت کے نکل آنا اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ ہی تو ہے۔ مجھے تباہ کرنے کا ارمان رکھنے والے کا جو اپنا حشر ہوا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس بنیاد پر پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کر رہے ہیں کہ وہاں احمدیوں کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔ ان کا خون بہایا جا رہا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ احمدیوں پر مظالم کی اطلاعات ہم تک پاکستانی اخبارات کے ہی ذریعہ پہنچ رہی ہیں۔ آئے دن ہم پاکستان اخبارات میں اس قسم کی خبریں پڑھتے رہتے ہیں کہ فلاں فلاں شہر میں فلاں فلاں احمدی کو کلمہ کا بیج لگانے پر گرفتار کر لیا گیا۔ فلاں فلاں احمدی کو عوام نے پیٹ ڈالا۔ ایسے احمدیوں کی تصویریں تک اخبارات میں چھپی ہوتی ہیں۔ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم و بربریت کی بے شمار مثالیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان مظلوم انسانوں کے حق میں ہم آواز نہ اٹھائیں تو اور کیا کریں۔ پاکستان کو ہم بدنام

نہیں کر رہے۔ احمدیوں کے خلاف پر تشدد واقعات پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے اپنی پاکستان واپسی کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ میری مت نہیں ماری گئی کہ میں پھر وہاں چلا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے جہاں سے نکالا تھا۔

اپنے اس انٹرویو میں مرزا طاہر نے حکومت اور مسلمان عوام پر قادیانیوں کے ساتھ ظلم و بربریت روا رکھنے کے الزامات عائد کرنے کی کوشش کی ہے۔ مرزا طاہر کی مت ماری گئی کہ وہ اتنی سی بات نہیں سمجھ سکے کہ جب قادیانیوں نے ہر پہلو سے مسلمانوں سے الگ اپنا نیا دین بنالیا ہے تو پھر مسلمانوں کی اصطلاحات استعمال کرنے کا استحقاق کس بنیاد پر رکھتے ہیں۔ پوری تاریخ انسانیت میں صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام مسجد قرار دیا گیا۔ جب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کا جوا قادیانیوں نے اتار پھینکا تو اب اسلامی نام رکھنے سے شرم و حیاء کا کوئی فارمولا مانع نہیں ہوتا۔ باقی رہا کلمہ کا بیج سینے پر آویزاں کرنے کا مسئلہ تو مرزا طاہر اگر قادیانی لغت میں انصاف اور غیرت کے معانی نکال سکتے تو ان پر عیاں ہو جاتا کہ "محمد رسول اللہ" سے مراد قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی لیا جاتا ہے اور مسلمانوں کو غیرت ایمانی سے عاری سمجھ لینا قادیانیوں کا ایسا دھوکہ ہے کہ جس میں اپنے گروہ کو بھی مبتلا رکھنا چاہتے ہیں اور دنیا کو بھی بے وقوف بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اسلام چھوڑ دینے والے گروہوں کا ایسا اقدام کلمہ طیبہ کی توہین ہے۔ اور کل کلاں ہندو' عیسائی' یہودی وغیرہ اسی قادیانی استدلال کے ذریعہ اپنے اور اپنے کتوں کے گلے میں ایسے بیج لٹکانا شروع کردیں تو کیا مسلمان ان کو بھی رعایت دینے پر مجبور ہوں گے؟ قادیانیوں نے مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے خود تو یہ راستہ اختیار کیا جو آئین و قانون سے بغاوت ہے۔ انہوں نے گجرات اور لاہور وغیرہ علاقوں میں اپنے زیر اثر عیسائی جمعدار لڑکوں کو دوسرے انداز سے توہین رسالت پر اکسایا اور پھر عاصمہ جہانگیر اور انصار برنی جیسے اپنے پروردہ کارندوں کے ذریعہ حقوق انسانی کی نام نہاد تنظیموں کے ذریعہ اندرون ملک ہنگامہ برپا کروا کے بیرون ملک قادیانی مشنری پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔

مرزا طاہر کے لئے ضروری ہے کہ ان تمام قادیانی افراد کی مکمل فہرست شائع کریں جو مسلمانوں کے مظالم کا شکار ہوئے ہیں چونکہ توہین شعائر اسلام کے جرم میں چند قادیانیوں کے نام آتے ہیں جو انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ مرزا طاہر اور ان کی جماعت ایسی فہرست کبھی شائع نہیں کرے گی۔

اس انٹرویو کا آخری مطبوعہ جملہ نہایت مضحکہ خیز ہے اور اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کے متضاد دعووں کی روش کو دہرا دیا۔ ابھی جنوری سے جولائی تک کے اپنے خطبوں میں پاکستان واپس آکر مساجد تعمیر کرنے کے اعلان کئے جا رہے تھے' پھل پکنے کی خوشخبری سنا کر سمیٹنے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا تھا۔ امریکی سینٹروں کی سفارش پر یوسف ہارون جیسے جانشین قصد الموت سے قادیانی حمایت کے بیان دلوائے گئے۔ کیا اس وقت بھی مرزا طاہر کی "مت" ماری گئی تھی کہ جس ملک سے چھپ کر راہ فرار اختیار کی اسی کی سرزمین کا سینہ چاک کرکے مسجدوں کی بنیادیں رکھنے کا اعلان کر رہے تھے۔ حقیقت تو یہی ہے کہ اگر "مت" نہ ماری گئی ہوتی تو قادیانیت جیسے بے بنیاد اور جھوٹے دین کے دام تزویر کا شکار نہ ہوتے اور اپنے چچا کی طرح اپنے دادا کے لچر دعاوی کو گندے نالے میں بہا دیتے۔

④......نوائے وقت کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کو پاکستان مروا رہا ہے۔ اگر پاکستان کو اعتراض ہے کہ بھارت نے کشمیر کے ایک حصے پر قبضہ کر رکھا ہے تو خود اس نے بھی تو کشمیر کے ایک حصے جسے آزاد کشمیر کہا جاتا ہے پر قبضہ کر رکھا ہے۔ انہیں (پاکستان) بھی اس علاقے کو اپنے تسلط میں رکھنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کشمیر میں بھی زیادہ تر احمدیوں پر ہی ظلم ڈھایا جا رہا ہے اور یہ جماعت اسلامی کے ایماء پر ہو رہا ہے۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کا حل یہ بتایا کہ جموں کا علاقہ جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے بھارت کی تحویل میں رہنا چاہئے اور باقی علاقوں پر مشتمل ایک خود مختار ریاست قائم ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر لوگ (پاکستان) یہ سمجھتے ہیں کہ بھارت 'کشمیر' پاکستان کی [illegible] میں ڈال دے گا تو یہ ان کی غلط فہمی ہے لوگوں کو یہ بات اپنے پلے باندھ کر کشمیر میں خونی کھیل بند کر دینا چاہئے۔

حالیہ دنوں میں مسئلہ کشمیر کا نیا حل سوچا جا رہا ہے۔ رابن رافیل چند روز پہلے اس کا عندیہ دے گئی ہیں۔ اور اخباری دعووں کے مطابق بھارتی وزیراعظم نے بھی اس کو تسلیم کرلیا ہے اور وہ کشمیر کو اسی اصول کے تحت تقسیم کرنا ہے جس کے مطابق پاکستان ایک نئی مملکت کے طور پر معرض وجود میں آیا تھا۔ ہندو اکثریت اور مسلمان اکثریت والا کشمیر۔ مرزا طاہر نے اپنے اس انٹرویو میں اپنے مخصوص انداز میں تقسیم کشمیر کے اس فارمولے کی حمایت کرکے اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس مقصد کے لئے کام کرنے کا پیغام دیا ہے۔ یاد رہے کہ آزاد کشمیر میں بھارتی بارڈر کے ساتھ بڑے علاقے میں قادیانی آباد ہو چکے ہیں اور ان کی ریشہ دوانیوں کی خبریں اکثر آتی رہتی ہیں۔ حکومت قادیانی سربراہ کی اس تجویز کا فوری نوٹس لے کر اعلیٰ سرکاری قادیانی اہل کاروں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے اور مرزا طاہر کو ہر ممکن طریقے سے پاکستان لا کر اسلام اور آئین پاکستان سے غداری کا مقدمہ چلائے۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی

اِسلام اور مرزائیت کا اَصولی اِختلاف

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام علیٰ سیدنا ومولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین

امابعد بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ مرزائی اور قادیانی مذہب' اسلام سے کوئی علیحدہ مذہب نہیں۔ بلکہ مذہب اسلام ہی کی ایک شاخ ہے اور دیگر اسلامی فرقوں کی طرح یہ بھی ایک اسلامی فرقہ ہے اس لئے یہ لوگ قادیانیوں کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھنے میں تامل کرتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ان لوگوں کی یہ غلط فہمی سراسر اصول اسلام سے لاعلمی اور بے خبری پر مبنی ہے یہ مسلمانان کی جہالت کی انتہا ہے کہ اس لئے اسلام اور کفر میں فرق نہ معلوم ہوا۔ جاننا چاہئے کہ ہر ملت اور مذہب کے کچھ اصول اور عقائد ہوتے ہیں کہ جن کی بناء پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے اسی طرح اسلام کے بھی کچھ بنیادی اصول اور عقائد ہیں کہ ان اصول اور عقائد کے اندر رہ کر جو اختلاف ہو وہ فروعی اختلاف اور جو اختلاف ان مسلمہ اصول اور عقائد کی حدود سے نکل کر ہو وہ اصولی اختلاف کہلاتا ہے اور اس اختلاف سے و مخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد سمجھا جاتا ہے۔

اس مختصر تحریر میں ہم نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ قادیانی مذہب اسلام کے اصول اور عقائد سے کس درجہ متصادم اور مزاحم ہے تاکہ یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوجائے کہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے مرزائی مذہب کے اصول اور عقائد مذہب اسلام کے اصول اور عقائد کے بالکل مباین اور مخالف ہیں بالکل ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہیں مذہب اسلام اور مرزائیت ایک جاجمع نہیں ہوسکتے۔ فاقول باللّٰہ التوفیق وبیدہ ازمتہ التحقیق۔

مرزائیوں کے نزدیک بھی اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے فروعی نہیں

"یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان میں کوئی فروعی اختلاف ہے کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہوجاتا ہے' ہمارے مخالف حضرات مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا قرآن مجید میں تو لکھا ہے لانفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ نبج المصلی۔ مجموعہ فتویٰ احمدیہ ص ۲۷۴

پہلا اختلاف

مسلمانوں کے نبی اور رسول محمد عربی فداہ امی و ابی ﷺ ہیں اور مرزائیوں کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اور ظاہر ہے کہ نبی ہی کے بدلنے سے قوم اور مذہب جدا سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی قوم یہود اور نصاریٰ سے اسی لئے جدا ہے کہ انکا نبی ان کے نبی علاوہ ہے۔ حالانکہ مسلمان بھی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو مخص فقط حضرت موسیٰ یا فقط حضرت عیسیٰ پر ایمان رکھے اور محمد ﷺ پر ایمان نہ لائے وہ یہودی اور عیسائی ہے مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اور جو یہودی اور عیسائی محمد ﷺ پر ایمان لے آئے وہ یہودی اور عیسائی نہیں رہتا بلکہ مسلمان محمدی کہلاتا ہے۔

اسی طرح جو مخص مرزا غلام احمد پر ایمان لائے وہ مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اس لئے کہ نئے پیغمبر پر ایمان لانے کی وجہ سے پہلے پیغمبر کی امت سے خارج ہوجاتا ہے اور نئے نبی کی امت میں داخل ہوجاتا ہے معلوم ہوا کہ تمام مرزائی مرزا غلام احمد کو نبی ماننے کی وجہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کی امت اور دین اسلام سے خارج ہوچکے ہیں ان کو مسلمان اور محمدی کہنا جائز نہیں ان کو مرزائی اور غلامی اور قادیانی کہا جائے گا اور ان کا دین اسلام نہیں ہوگا بلکہ ان کا دین مرزائی دین ہوگا۔

دوسرا اختلاف

تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں جیسا کہ نص قرآنی ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور احادیث متواترہ اور اجماع صحابہ و تابعین اور امت محمدیہ کے تیرہ سو برس کے تمام علماء متقدمین اور متاخرین کے اتفاق سے یہ مسلم ہے کہ نبوت و رسالت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوچکی ہے۔ یہ اسلام کا اساسی اصول اور بنیادی عقیدہ ہے جس میں کسی اسلامی فرقہ کو اختلاف نہیں۔

حضور ﷺ پر ختم نہیں ہوئی آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے گویا کہ مرزا صاحب کے زعم میں حضور خاتم النبیین نہیں بلکہ فاتح النبیین ہیں یعنی نبوت کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔

امت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع

حضور ﷺ کے وصال کے بعد امت محمدیہ میں جو پہلا اجماع ہوا وہ اسی مسئلہ پر ہوا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کرے اس کو قتل کیا جائے۔

اسود عنسی نے حضور ﷺ کے زمانے میں حیات میں دعویٰ نبوت کیا حضور ﷺ نے ایک صحابی کو اس کے قتل کے لئے روانہ فرمایا صحابی نے جاکر اسود عنسی کا سر قلم کیا۔ مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا صدیق اکبرؓ نے خلافت کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ مسیلمہ کذاب کے قتل اور اس کی جماعت کے مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے خالد بن ولیدؓ سیف اللہ کی سرکردگی میں صحابہ کرام کا ایک لشکر روانہ کیا کسی صحابی نے مسیلمہ سے یہ سوال نہیں کیا کہ تو کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، مستقل نبوت کا مدعی ہے یا ظلی اور بروزی نبوت کا مدعی ہے اور نہ کسی نے مسیلمہ کذاب سے اس کی نبوت کے دلائل اور براہین پوچھے، اور نہ کوئی معجزہ دکھلانے کا سوال کیا صحابہ کرام کا لشکر میدان کارزار میں پہونچا مسیلمہ کذاب کے ساتھ چالیس ہزار جوان تھے خالد بن ولید سیف اللہ نے جب تلوار پکڑی تو مسیلمہ کے اٹھائیس ہزار جوان مارے گئے اور خود مسیلمہ بھی مارا گیا خالد بن ولید مظفر و منصور مدینہ منورہ واپس آئے اور مال غنیمت مجاہدین پر تقسیم کیا گیا۔ مسیلمہ کے بعد طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ صدیق اکبرؓ نے اس

... حضرت خالد کو روانہ کیا۔ فتوح البلدان ص ۱۰۲

اس کے بعد خلیفہ عبد الملک کے عہد میں حارث نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ وقت نے علماء صحابہ و تابعین کے متفقہ فتویٰ سے اس کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا اور کسی نے اس سے دریافت نہ کیا کہ تیری نبوت کی کیا دلیل ہے اور نہ کوئی بحث اور مناظرہ کی نوبت آئی اور نہ معجزات اور دلائل طلب کئے۔

قاضی عیاضؒ شفاء میں اس واقعہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔

وفعل ذلک غیر واحد من الخلفاء والملوک باشباھھم

ترجمہ۔ بہت سے خلفاء اور سلاطین نے مدعیان نبوت کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے۔

خلیفہ ہارن رشید کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا خلیفہ ہارون رشید نے علماء کے متفقہ فتوے سے اس کو قتل کیا۔

خلاصہ یہ کہ قرون اولیٰ سے لیکر اس وقت تک تمام اسلامی عدالتوں اور درباروں کا یہی فیصلہ رہا ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہیں اب بھی مسلمانان پاکستان کی وزراء حکومت سے استدعا ہے کہ خلفائے راشدین اور سلاطین اسلام کی اس سنت پر عمل کر کے دین اور دنیا کی عزت حاصل کریں۔

عزیز یکہ از درگہش سر بتافت
بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

قتل مرتد کے متعلق مرزائی خلیفہ اول حکیم نور الدین کا فتویٰ

مجھے (حکیم نور الدین صاحب کو) خدا نے خلیفہ بنادیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کردے اگر تم زیادہ زور دوگے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے"۔ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۹ نمبر ۱۱ ص ۱۳ بابت ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ نور الدین صاحب کے نزدیک بھی مرتد کی سزا قتل ہے اس لئے مخالفین کو خالد بن ولید کے اتباع میں اس سنت کے جاری کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

قادیانیوں کو حج بیت اللہ کی ممانعت کی وجہ

مرزائیوں کے نزدیک قادیان کی حاضری ہی بمنزلہ حج کے ہے اور مکہ مکرمہ جانا اس لئے ناجائز ہے کہ وہاں قادیانیوں کو قتل کردینا جائز ہے۔

چنانچہ مرزا محمود صاحب خلیفہ ثانی ایک خطبہ جمعہ میں تقریر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کردینا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ علماء حرمین کے نزدیک قادیانی مرتد اور واجب القتل ہیں۔

تیسرا اختلاف

تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اخروی نجات کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا کافی ہے مرزائی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نجات کا دارومدار مرزا غلام احمد پر ایمان لانے پر ہے اور جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور

ابدی جہنم کا مستحق ہے نہ اس کے ساتھ نکاح جائز اور نہ اس کی نماز جنازہ درست ہے۔

مرزا صاحب کے متبعین کے سوا دنیا کے چار کروڑوں مسلمان کافر اور اولاد الزنا ہیں۔

چنانچہ اسی بناء پر چوہدری ظفر اللہ نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی کہ ظفر اللہ کے نزدیک قائد اعظم کافر اور جہنمی تھے۔

قائد اعظم کی وصیت یہ تھی کہ میری نماز جنازہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی قدس اللہ سرہ پڑھائیں چنانچہ وصیت کے مطابق شیخ الاسلامؒ نے تمام ارکان دولت اور مسلمانان ملت کی موجودگی میں قائد اعظم کا جنازہ پڑھا اور اپنے دست مبارک سے ان کو دفن کیا۔

قائد اعظم کا مذہب

اس وصیت اور طرز عمل سے صاف ظاہر ہے کہ قائد اعظم کا مذہب وہی تھا جو حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کا تھا اور پاکستان اسی قسم کی اسلامی حکومت ہے کہ جس قسم کا اسلام حضرت شیخ الاسلام کا تھا۔ مولانا شبیر احمدؒ اسی پاکستان کے شیخ الاسلام تھے۔ اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ شیخ الاسلام عثمانیؒ مرزائی جماعت کو مرتد اور خارج از اسلام سمجھتے تھے۔ اور ان کی نظر میں مسیلمہ پنجاب کا وہی حکم تھا جو شریعت میں یمامہ کے مسیلمہ کذاب کا ہے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کی تحریرات اس بارہ میں صاف اور واضح ہیں۔ تمام روئے زمین کے کلمہ گو مسلمان مرزائیوں کے نزدیک کافر اور جہنمی اور اولاد الزنا ہیں

مرزا صاحب کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن و حدیث کے ایک ایک حرف پر بھی عمل کرے مگر مرزا صاحب کو نبی نہ مانے تو وہ ویسا ہی کافر ہے جیسے یہودی اور نصاریٰ اور دیگر کفار اور مرزا صاحب کے تمام منکر اولاد الزناء ہیں۔ قادیانی مذہب ص ۱۳۲

چوتھا اختلاف

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی معتبر ہے جو حضور پر نور ﷺ نے فرمائی اور اس کے بعد صحابہ و تابعین کی تفسیر کا درجہ ہے

مرزا صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی وہی تفسیر معتبر ہے جو میں بیان کروں اگرچہ وہ تمام احادیث متواترہ اور صحابہ اور تابعین اور امت محمدیہ کے تمام علماء کے خلاف ہو۔

پانچواں اختلاف

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم معجزہ ہے یعنی حد اعجاز کو پہنچا ہوا ہے۔ کوئی اس کا مثل نہیں لاسکتا ہے۔

مرزا صاحب اور مرزائی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا کلام بھی معجزہ ہے۔ مرزا صاحب اپنے قصیدہ اعجازیہ کو قرآن کی طرح معجزہ قرار دیتے تھے۔ مرزائیوں کے نزدیک مرزا صاحب کی وحی پر ایمان لانا ایسا ہی فرض ہے جیسے قرآن پر ایمان لانا فرض ہے اور جس طرح قرآن کریم کی تلاوت عبادت ہے اسی طرح مرزا صاحب کی وحی اور الہامات کی تلاوت بھی عبادت ہے۔ معلوم نہیں کہ کیا مرزا صاحب کے انگریزی الہامات کی بھی قرآن کی طرح تلاوت عبادت ہے یا نہیں، واللہ اعلم

اب ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے بعد اگر کسی اور کتاب پر بھی ایمان لانا فرض ہو تو قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب نہ ہوگی مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش از خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم

چھٹا اختلاف

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث حجت ہے اور اس کا اتباع ہر مسلمان پر فرض اور واجب ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ وما ارسلنا من رسوله الا لیطاع باذن اللہ مرزا صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ جو حدیث نبوی میری وحی کے موافق نہ ہو اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔ مرزا صاحب حدیث نبوی کے متعلق لکھتے ہیں۔

ا۔ "جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کرے"۔ حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰

۲۔ "اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں"۔ اعجاز احمدی ص ۲۹

ساتواں اختلاف

قرآن اور حدیث جہاد کی ترغیب اور اس کے احکام سے بھرے پڑے ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جہاد شرعی میرے آنے سے منسوخ ہوگیا اور انگریزوں کی اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہے اور انگریزوں سے جہاد کرنا حرام قطعی ہے۔

پاکستان کی تخریب کے لئے فوجی تیاریاں اور ریشہ دوانیاں، قادیانیوں کے نزدیک فرض عین ہیں اور لیل ونہار سے اسی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔

آٹھواں اختلاف

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور پر نور محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد آنے والا خواہ کتنا ہی صالح اور متقی ہو وہ انبیاء و مرسلین سے افضل و بہتر نہیں ہوسکتا۔ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ میں تمام انبیاء کرام سے افضل ہوں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم از کسے

آنچہ داد ست ہر نبی راجام
داد آں جام اوامر اہتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ است لعین

نواں اختلاف

از روئے قرآن وحدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور برگزیدہ بندے بغیر باپ کے مریم صدیقہ کے بطن سے پیدا ہوئے صاحب معجزات تھے۔

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں مسیح بن مریم سے افضل ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں جو مغلظات اور بازاری گالیاں لکھی ہیں ان کے تصور سے ہی کلیجہ شق ہوتا ہے بطور نمونہ ایک عبارت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ مرزا صاحب' کہتے ہیں۔ "ابن مریم کے ذکر چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے" دافع البلاء ص ۲۰۔

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح بن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں ہرگز نہ دکھلا سکتا" (حقیقتہ الوحی ص ۱۴۸ ص ۱۵۳) "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷) پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴) "یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی (حاشیہ ضمیمہ آتھم ص ۵ ازالہ کلاں ص ۳ اعجاز احمدی ص ۱۳ ص ۱۴ ازالہ اوہام ص ۱۳۲ ص ۱۳۳ کشتی نوح ۱۲)

جاری ہے

بقیہ: مسلمان ایک انقلابی قوم

کواکب کے بارے میں قرآنی نظریہ

کواکب وسیارات کے بارے میں قرآن کا نظریہ یہ ہے کہ وہ آسمان کی نچلی سطح کو خوبصورت بھی بناتے ہیں اور مضر اثرات اور ماورائی یورشوں سے حفاظت کا کام بھی کرتے ہیں:

"انا زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب و حفظا من کل شیطان مارد لا یسمعون الی الملاء الاعلی ویقذفون من کل جانب دحورا ولھم عذاب واصب الا من خطف الخطفة فاتبعه شھاب ثاقب" (الصفت ۶'۱۰)

ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے سجایا اور ہر شیطان سرکش سے اس کو محفوظ کیا ہے وہ ملا اعلیٰ کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے مارے جاتے ہیں' بھگانے کے لئے اور ان کے لئے ایک دائمی عذاب ہے مگر جو شیطان کوئی بات اچک لے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔

زمین کے متعلق قرآنی تصور

قرآن نے آج سے چودہ سو سال پیشتر ہی زمین کی خلقت اس کی تشکیل اور اس کی حرکت کے متعلق مباحث دنیا کے سامنے رکھ دیئے تھے جس پر سائنس جدید ایک حرف کا بھی اضافہ نہیں کر سکی ہے۔

ا..... زمین کی خلقت کے متعلق قرآن کا نظریہ یہ ہے کہ زمین انسانی آبادی کے قابل چھ مرحلوں کے بعد ہو سکی۔

"ھو الذی خلق السموات الارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش" (الحدید ۴)

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر متمکن ہوا۔

"قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین و تجعلون له اندادا ذلک رب العلمین و جعل فیھا رواسی من فوقھا و بارک فیھا و قدر فیھا اقواتھا فی اربعة ایام سواء للسائلین" (حم سجدہ ۹'۱۰)

کہو کیا تم لوگ اس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں بنایا اور تم اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وہ رب ہے تمام جہان والوں کا اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے اور اس میں فائدے کی چیزیں رکھ دیں اور اس میں اس کی غذائیں ٹھہرادیں' یہ چار دن میں پورا ہوا' پوچھنے والوں کے لئے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان اور کائنات کو اللہ نے چھ یوم کے بعد پیدا کیا اور اس کے بعد ہی زمین انسانی آبادی کی متحمل ہو سکی' مگر یوم سے مراد یہاں لیل و نہار کے دو مدار نہیں ہیں جو سورج کی چوبیس گھنٹے کی گردش سے مکمل ہوتے ہیں' اور نہ قطب ارضی مراد ہے جو عموماً" چھ ماہ کی گردش کے بعد دن یا رات کی صورت میں پورا ہوتا ہے' بلکہ یوم سے مراد وہ قرآنی مدت ہے جس کو قرآن کی دوسری آیات میں بیان کیا گیا ہے:

"ان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون" (حج ۴۷)

بے شک ایک دن تیرے رب کے نزدیک تمہارے بے شمار کے ہزار سال کے برابر ہے۔

"تعرج الملئکة والروح الیه فی یوم فی کان مقدارہ خمسین الف سنة" (المعارج ۴)

"فرشتے اور روح الامین وہاں تک دن میں چڑھ کر پہنچتے ہیں جس کی مقدار ۵۰ ہزار سال ہے"

اس طرح ان آیات سے وضاحت کے ساتھ یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زمین انسانوں کے رہنے کے قابل اصطلاحی طور پر چھ یوم یا چھ مرحلوں کے بعد ہوئی۔ یہ ایک طویل ترین مدت ہے' آغاز کے وقت سے تکمیل تک کے درمیان مراحل کیا تھے' ان کے بارے میں قرآن نے جس قدر بیان کیا ہے' سائنس اس سے زیادہ کے بارے میں عاجز اور خاموش ہے ـــــ اور جس قدر سائنس بیان کر رہی ہے وہ قرآن بھی بیان کر رہا ہے۔

جاری ہے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

جو شخص ظلماً مارا جائے وہ شہید ہے

س.... جناب مولانا صاحب خط لکھنے کی جسارت اس وجہ سے کررہا ہوں کہ میں آپ کا کالم باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ آپ نے گزشتہ دنوں کراچی کے حالات پر ایک کالم لکھا۔ جس کو پڑھ کر پتہ لگا کہ کس طرح کراچی کے حالات صحیح ہوں گے۔ آپ نے جس طرح دہشت گردوں اور حکومت کو بے نقاب کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔

مگر ایسا لگتا ہے کہ کچھ لوگوں کو آپ کا یہ کالم پسند نہیں آیا ہے۔ انہوں نے آپ کے کالم کے جواب میں ایک مزاحیہ کالم لکھ مارا ہے۔ جو ایک روزنامہ کی ۱۶ر اگست کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ اس کالم کے مصنف "ڈاکٹر عامر لیاقت حسین" ہیں' اور کالم کا نام ہے "دوکان نئی کھولو' جاؤ پرانا ہوچکا فتویٰ" اس کالم میں جس طرح دین اسلام اور احادیث کا مذاق اڑایا گیا ہے وہ قابل مذمت ہے اور اس کے بعد جس طرح آپ کی شخصیت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے اور آپ کو قوم کی امامت کے دعویدار صرف "دو رکعت کا امام" کا طعنہ دیا ہے۔ اس سے مجھے اور آپ کے چاہنے والے لاکھوں لوگوں کو ٹھیس پہنچی ہے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے شبہات کا جواب ضرور لکھیں۔ میں اخبار کا تراشہ ساتھ بھیج رہا ہوں۔

ج: میں نے یہ کالم جو آپ نے بھیجا ہے پڑھ لیا ہے اس ناکارہ کے بارے میں تو ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ ان کو معاف! واقعہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس ناکارہ کے بارے میں جو کچھ سمجھا ہے میں اس سے بھی بدتر ہوں' لیکن غور و فکر کے بعد بھی میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ ڈاکٹر صاحب نے جو بات میری طرف منسوب فرماکر اس کا مذاق اڑایا ہے وہ میرے مضمون کے کس فقرے سے اخذ فرمائی؟

میں نے حدیث شریف کے حوالہ سے یہ لکھا تھا کہ "جب دو مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرنے کے ارادے سے تلواریں سونت کر مقابلے کے لئے نکل آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ قاتل تو مسلمان کو قتل کرنے کے جرم میں۔ اور مقتول' ارادہ قتل کی وجہ سے"۔

دنیا بھر کے قوانین میں قتل کرنا بھی جرم ہے' اور ارادہ قتل بھی جرم ہے۔ اب اگر قانون الٰہی کی رو سے یہ دونوں چیزیں "قابل سزا جرم" قرار دی گئی ہوں تو عقل و منطق اور قانون عدل کے عین مطابق ہے۔ کیا یہ ایسی بات ہے جس کا مذاق اڑایا جائے؟ لیکن میرے بھائی ڈاکٹر لیاقت حسین نے اپنی طرف سے تصنیف کرکے میری طرف یہ فقرہ منسوب کردیا کہ "بغیر کسی وجہ کے کسی کو قتل کرنے والا اور بغیر کسی وجہ سے کسی کے ہاتھوں قتل ہونے والا دونوں جہنمی ہیں"۔ میرے بھائی کچھ تو انصاف کرتے کہ میری پوری تحریر میں یہ فقرہ کہاں ہے جو انہوں نے میری طرف منسوب کرکے جو جی میں آیا لکھ دیا؟

جو شخص بغیر کسی وجہ کے گھر بیٹھے یا راہ چلتے "ظلماً" مارا جائے ایسا مسلمان تو "شہید" کہلاتا ہے۔ اس کے بارے میں شرعی حکم سب کو معلوم ہے کہ اس کو غسل بھی نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ وہ خون شہادت سے غسل کرچکا ہے۔ مولانا رومیؒ کے بقول:

خوں شہیداں را زآب اولیٰ تر است
ویں خطا از صد صواب اولیٰ تر ست

اور اس کو نیا کفن بھی نہیں پہنایا جاتا۔ بلکہ حکم ہے کہ زائد کپڑے (پوستین وغیرہ) اتار لئے جائیں' زائد چادر کی ضرورت ہو تو ڈال دی جائے' ورنہ اس کے انہی خون آلود کپڑوں میں اسے دفن کیا جائے۔ تاکہ اس کا یہ "لباس شہیداں" قیامت کے دن اس کی مظلومیت کی گواہی دے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ جبکہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی نماز جنازہ کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا خون ناحق خود اس کی شفاعت کے لئے کافی ہے' کیونکہ ظالم کے خنجر نے اس کو تمام گناہوں سے پاک صاف کردیا۔ ان السیف محاء الخطایا ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

(مسند احمد ۱۸۵/۳)

البتہ اگر کسی کا دل کفر و نفاق کی سیاہی سے تاریک تھا تو اس کا مظلومانہ قتل بھی اس کے دل کی سیاہی کو دھونے سے قاصر ہے' چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے "السیف لا یمحو النفاق" یعنی تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

(مسند احمد ۱۸۶/۴)

الغرض جو مسلمان بغیر کسی قصور کے ظلماً" مارا جائے وہ تو "شہید" کہلاتا ہے' اس کو "جہنمی" کون کہتا ہے؟ ڈاکٹر صاحب کو شاید غلط فہمی ہوئی۔ ورنہ ایک غلط بات کو میری طرف منسوب کرکے آنحضرت ﷺ کے مقدس ارشادات کو طنز و استہزا کا نشانہ نہ بناتے' اور اس ناکارہ کو بھی "جرم بے گناہی" میں نشتر قلم سے شہید نہ کرتے۔ خیر! اللہ تعالیٰ ان کو خوش رکھے۔

میرے بھائی ڈاکٹر صاحب مجھے مشورہ دیتے ہیں کہ ناحق قتل ہونے والوں کے پسماندگان زخم خوردہ دلوں پر مجھے مرہم رکھنا چاہئے تھا اور ان کو صبر کی طاقت دلانے کے لئے یہ قرآنی حکم سنانا چاہئے تھا کہ "جو کسی کا ناحق خون بہائے گا وہ معاف نہیں کیا جائے گا"۔ (النساء ۹۳) حالانکہ میں نے حدیث صحیح کے حوالے سے یہ بتایا تھا کہ کس کس ناحق خون بہانے والا بھی اور ناحق خون بہانے کا ارادہ کرنے والا بھی' دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ناقابل معافی جرم کے مرتکب ہیں' ان دونوں کو معاف نہیں کیا جائے گا' بلکہ ان کو جہنم کی سزا سنائی جائے گی' میرے بھائی ڈاکٹر صاحب غور فرمائیں کہ میں نے قرآنی حکم سنانے میں کیا کوتاہی کی؟

میرے بھائی نے مجھ پر "دو رکعت کے امام" کی پھبتی اڑائی ہے' دو رکعت کی امامت تو نماز

رسول ہے (ﷺ) اللہ تعالیٰ مجھے یہ شرف نصیب فرمائیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے؟

میرے بھائی نے مجھ پر "فتویٰ فروشی" کا بھی الزام لگایا ہے' حالانکہ میں نے اپنے مضمون میں اشارہ دیا تھا کہ "قانون نافذ کرنے والے ادارے نہتے شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو سے کھیل رہے ہیں' اگر حکومت شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت سے قاصر ہے تو اسے فوراً" مستعفی ہوجانا چاہئے تاکہ خون ناحق کا وبال اس کے نامہ عمل میں درج نہیں ہو' اور قیامت کے دن اسے ظالموں کے کٹہرے میں نہ کھڑا کیا جائے"

میرے بھائی انصاف فرمائیں کہ سلطان جائر کے سامنے کلمہ حق کہنے کا نام "فتویٰ فروشی" ہے؟

ڈاکٹر صاحب نے آخر میں مجھے شعری زبان میں مشورہ دیا ہے کہ "دکان کھولو نئی' جاؤ پرانا ہوچکا فتویٰ"۔ اور اسی مصرع کو انہوں نے اپنے مضمون کا زیب عنوان بنایا ہے۔ ان کی خدمت میں اتنی گزارش ہے کہ اس ناکارہ نے تو کوئی فتویٰ

مکتبہ لدھیانوی کی مطبوعات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصانیف

1-ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ.... بڑی	75روپے
2-ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ ..... چھوٹی	50روپے
3-شخصیات و تاثرات	120روپے
4-اختلاف امت اور صراط مستقیم مکمل	135 روپے
5-عصر حاضر احادیث نبوی کے آئینے میں	30 روپے
6-آپ کے مسائل اور ان کا حل ..... جلد اول	130روپے
7-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد دوم	130روپے
8-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد سوم	130روپے
9-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد چہارم	100روپے
7-آپ کے مسائل اور ان کا حل ...... جلد پنجم	150روپے
8-آپ کے مسائل اور ان کا حل ...... جلد ششم	135روپے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کے اصلاحی خطبات

1-عظمت قرآن	12 روپے
2-لیلۃ القدر کی برکات	10 روپے
3-مقصد حیات	10روپے
4-ذکر اللہ کی فضیلت	15روپے

ملنے کا پتہ :-جامعہ مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا نصیر آباد بلاک ۱۴ کراچی نمبر ۳۸

نہیں دیا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کا فتویٰ ضرور نقل کیا ہے، اور آنحضرت ﷺ کا کوئی فتویٰ پرانا نہیں، بلکہ قیامت تک کے لئے واجب العمل ہے، کیونکہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، آخری نبی ہیں (ﷺ)، اب قیامت تک آنحضرت ﷺ ہی کا فتویٰ چلے گا، وہ کل بھی تازہ تھا، آج بھی تازہ ہے، اور قیامت تک تازہ رہے گا"

قادیانیت کی نئی دکان

نقلی اور جعلی سامان

رہا میرے بھائی کا یہ مشورہ کہ "میں نئی دکان کھولوں"۔ اس کے لئے یہ گزارش ہے کہ اس فقیر نے نہ پہلے اپنی کوئی دکان کھولی، نہ آئندہ کسی نئی دکان کھولنے کا ارادہ ہے۔ الحمدللہ کہ اس فقیر کے پاس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی سچی سچائی دکان موجود ہے، اور یہ جنت کی دکان ہے۔ یہ فقیر اس دکان کا حقیر سا نوکر اور ملازم ہے۔ نہ یہ دکان اس کی اپنی ہے، اور نہ وہ اپنا مال فروخت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس دکان میں جو مال بھرا ہے، وہ جنت کا خزانہ عامرہ ہے، یہ فقیر، یہی مال لٹاتا رہتا ہے۔ الحمدللہ! ثم الحمدللہ! آج بھی اس گئے گزرے دور میں کروڑوں مسلمان اس دکان ایمان سے پرانا مال بڑی ہی عقیدت و محبت اور جذبہ ایمانی کے ساتھ دھڑا دھڑ خرید رہے ہیں۔

بعض لوگوں نے حضرت محمد رسول ﷺ کی نبوت و رسالت کے مال کو پرانا سمجھ کر نبوت کی نئی دکان چکائی، اور اس پر ظلّی و بروزی کی خوب ملمع کاری کی۔ مگر اس میں جو مال بھرا وہ سارا نقلی و جعلی تھا۔ بہت سے لوگ، جو اصلی و نقلی کے درمیان تمیز نہیں کرسکتے، وہ اس نئی دکان کی نقلی سج دھج اور ملمع کاری، سے دھوکے میں آگئے۔ اور انہوں نے نقد ایمان دے کر اس نئی دکان کا کھوٹا اور جعلی مال خریدنا شروع کردیا۔

یہ فقیر ایسے حضرات کو بھی مشورہ دے گا کہ وہ حضرت محمد رسول ﷺ کی دکان سے دوبارہ رجوع کریں۔ یہاں ان کو دنیا و آخرت کی سعادتوں اور برکتوں کا سودا ملے گا۔ سونے کے پرانے سکے خواہ کتنے ہی پرانے ہوجائیں ان کی قدر و قیمت مزید بڑھتی ہے۔ اور دور جدید کے کاغذی جعلی سکے خواہ کیسے ہی چمکیلے اور خوشنما نظر آئیں وہ پڑیا باندھنے کے کام بھی نہیں آتے۔

میں اپنے بھائی جناب لیاقت حسین سے بھی درخواست کروں گا کہ کبھی فقیر کی دکان پر (جس کا یہ ملازم ہے) تشریف لائیں، ان شاء اللہ! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دکان کا پرانا مال دیکھ کر ان کی آنکھیں روشن اور دل باغ باغ ہوجائے گا، اور وہ اس فقیر کو زندگی بھر، بلکہ مرنے کے بعد بھی دعائیں دیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آخری لمحہ تک وابستہ رکھیں، اور قیامت کے دن آپ کی جماعت میں ہمارا حشر فرمائیں۔

بقیہ: بعثت محمدیؐ کے احسانات

شام، ترکستان اور ایران، عراق و خراسان شمالی افریقہ اور اسپین اور بالآخر ہمارا ملک ہندوستان جزائر شرق الہند اس صہبائے محبت کے متوالی اور اس محبت کے دیوانے نظر آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے انسانیت صدیوں کی نیند سوتے سوتے بیدار ہوگئی کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہیں کی لگائی ہوئی ہے

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون کوڈ نمبر (041) 690800 690801
پچکے گال، چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں، جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور سرخ، خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے، بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی اور پرانے دردیں، نزلہ کیرا، بلغم ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن بواسیر، پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے * گنجا پن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے، نئے بال اگانے گنجا پن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے، بکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن * مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض اعصابی و جنسی کمزوری، مثانے کی گرمی، جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی و پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے
دیسی ہومیو علاج
ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چشتیہ چوک صدر بازار فیصل آباد 38900

بعثتِ محمدیؐ کے احسانات

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم نے مندرجہ ذیل تقریر ایک جلسہ سیرت النبی کے موقع پر فرمائی تھی۔ جس میں بعثت محمدی کے احسانات اور نبوت محمدی کے ان انعامات کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے تاریخ انسانی میں انقلاب برپا کر دیا اور نوع انسانی کی قسمت بدل دی۔ افادیت کے پیش نظر مختصر ترمیم کے بعد ہدیۂ ناظرین ہے۔

دور جاہلیت: دور جاہلیت اتنا سنگین نازک' مہیب اور جتنا پیچیدہ تھا زبان و ادب کی بڑی سی بڑی قدرت و صلاحیت سے بھی اس کی تعبیر ممکن نہیں' یہی دور جاہلیت جس میں انسانیت کی صبح صادق طلوع ہوئی کیا وہ ایک دو قوموں کے انحطاط یا اخلاقی بگاڑ کا مسئلہ تھا؟ بت پرستی کا مسئلہ تھا؟ مسئلہ تھا کہ انسان انسانیت کو خاک میں ملا رہا تھا' مادر گیتی اپنی پوری نسل کو زندہ دفن کرنا چاہتی تھی' مسئلہ انسانیت کی قسمت کا تھا' نوع انسانی کے مستقبل کا تھا' مسئلہ صرف یہ تھا کہ انسانیت کی کشتی کو سلامتی کے ساتھ کیسے پار لگایا جائے' اس لئے حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا پیغمبروں کی احسان مند ہے کہ انہوں نے نوع انسانی کو ان خطرات سے بچالیا جو اس کے سر پر ننگی تلوار کی طرح لٹک رہے تھے' دنیا کا کوئی علمی' تعمیری' اصلاحی کام' کوئی فلسفہ' کوئی دبستان فکر ان انبیائے کرام کے احسانات سے سبکدوش نہیں' سچ پوچھئے تو موجودہ دنیا اپنی بقاء' ترقی اور زندگی کے استحقاق میں پیغمبروں ہی کی رہین منت ہے۔

: ب تمدن اپنے حدود سے تجاوز کر جاتا ہے جب وہ اخلاقیات کو یکسر فراموش کر دیتا ہے' جب انسان اپنی سفلی خواہشات اور نفس کے حیوانی تقاضوں کی تکمیل کی خاطر ہر حقیقت کو فراموش کر دیتا ہے تو قدرت خداوندی نفس امارہ کے جنون کے نشہ کو اتارنے کے لئے نئے نشتر روز نئے جراح پیدا کرتی ہے

کرتی ہے ملوکیت انداز جنوں پیدا
اللہ کے نشتر ہیں تیمور ہو یا چنگیز

جاہلیت میں تمدن متعفن ہو گیا تھا' انسان نوع انسانی کا شکاری بن گیا تھا' غرضیکہ بعثت نبوی ﷺ کے وقت زندگی کی چولیں اپنی جگہ سے ہٹ چکی تھیں بلکہ ٹوٹ چکی تھیں' ایسے عالم میں مجبور و مقہور انسانیت نے اپنا مقدمہ خداوند قدوس کی بارگاہ میں پیش کیا اور بالآخر انسانیت کو ولادت نبوی جیسے عظیم تحفہ کی شکل میں مقدمہ میں کامیابی و سرفرازی نصیب ہوئی اور انسانیت کی کشتی کو آپ کے ذریعہ پار لگا دیا-----

آپ ﷺ کی بعثت کے ذریعہ انسانیت پر جو عظیم انعامات و احسانات کی بارش ہوئی اس وقت ان انعامات کی قدرے تشریح مقصود ہے۔ کیونکہ آئندہ جتنے بھی افعال خیر تاقیامت انسانی دنیا میں انجام پائیں گے وہ سب کے سب آپ ﷺ کی بعثت اور آپ ﷺ کی دعوت و مساعی جمیلہ کا پرتو ہوں گے۔

سب سے پہلا احسان: ان میں سب سے پہلا احسان یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس تلوار کو جو نوع انسانی کے سر پر لٹک رہی تھی ہٹا کر اس کو وہ تحفے عطاء کئے جنہوں نے اس کو نئی زندگی' نیا حوصلہ نئی طاقت' نئی عزت اور نئی منزل سفر عطا کی اور ان کی برکت سے انسانیت کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ آپ نے نوع انسانی کی ہدایت اور اصلاح اور انسانیت کی تعمیر و ترقی میں بنیادی اور قائدانہ کردار ادا کیا جن کی بدولت ایک نئی دنیا وجود میں آئی یعنی کہ آپ نے دنیا کو عقیدۂ توحید کی نعمت عطا فرمائی' اس سے زیادہ انقلاب انگیز' حیات بخش عہد آفریں' اور معجز نما عقیدہ دنیا کو نہ پہلے کبھی ملا تھا اور نہ قیامت تک کبھی مل سکتا ہے۔

آپ کا دوسرا انقلاب آفریں اور عظیم احسان وحدت انسانی کا وہ تصور ہے جو آپ نے دنیا کو عطا کیا' انسان قوموں برادریوں' ذات پات اور اعلیٰ طبقوں میں بٹا ہوا تھا اور ان کے درمیان انسانوں اور جانوروں' آقاؤں اور غلاموں اور عبد و معبود کا سا فرق تھا' وحدت و مساوات کا کوئی تصور نہ تھا آپ نے صدیوں کے بعد پہلی مرتبہ یہ انقلاب انگیز اور حیرت انگیز اعلان فرمایا: "ایها الناس ان ربکم واحد' وان اباکم واحد' کلکم اولاد' و آدم من تراب' ان اکرمکم عندالله اتقاکم' ولیس لعربی علی عجمی فضل الا بالتقوی'

(کنز العمال) "لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے تم سب اولاد آدمؑ ہو' اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں

سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پاکباز ہے' کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کی بناء پر"

یہ وہ الفاظ ہیں جو آپ ﷺ نے اپنے آخری حج میں ایک لاکھ ۲۴ ہزار کے عظیم مجمع میں فرمائے تھے۔ ان میں آپ ﷺ نے دو وحدتوں کا اعلان کیا ہے اور یہی وہ دو فطری مستحکم اور دائمی بنیادیں ہیں جن پر نسل انسانی کی حقیقت وحدت کا قصر تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ دو وحدتیں کیا ہیں؟ ایک نوع انسانی کے خالق و صانع کی وحدت اور ایک نسل انسانی کے بانی اور مورث کی وحدت' دوسرے الفاظ میں توحید "رب" اور توحید "اب" کی تعلیم دی جس کو مختصر الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے۔ الرب واحد والاب واحد رب یعنی پروردگار بھی ایک ہے اور اب والد بزرگوار بھی ایک۔ جس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا اس وقت دنیا اس کے سننے کے موڈ میں نہ تھی یہ اعلان اس وقت کی دنیا میں ایک زلزلہ سے کم نہ تھا۔

تیسرا احسان عظیم: احترام انسانیت اور انسان کی قدر و قیمت کا وہ اسلامی تصور ہے جو آپ کا عطیہ اور اسلام کا تحفہ ہے' اسلام کا ظہور جس زمانے میں ہوا اس زمانہ میں انسان سے زیادہ ذلیل کوئی نہ تھا' انسانی وجود بالکل بے قیمت اور بے حقیقت ہو کر رہ گیا تھا' بعض اوقات بعض جانور بلکہ بعض درخت انسان سے کہیں زیادہ قیمتی لائق احترام اور قابل حفاظت تھے' ان معبود قرار دے کر ان کے لئے بے تکلف انسانوں کی جانیں لی جاسکتی تھیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کے دل و دماغ پر یہ نقش بٹھادیا کہ انسان اس کائنات کا سب سے زیادہ قیمتی قابل احترام' لائق محبت اور مستحق حفاظت وجود ہے۔ آپ ﷺ نے انسان کا پایہ اتنا بلند کیا کہ اس سے اوپر صرف خالق کائنات کی ہستی رہ جاتی ہے۔ قرآن کریم نے اعلان کیا کہ وہ خدا کا نائب ہے اور یہ دنیا اور سارا کارخانہ عالم اس کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ھوالذی خلق لکم مافی الارض جمیعا ط (البقرہ ۲۹) "وہی ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کچھ پیدا کیا جو اس زمین پر ہے' وہ اشرف المخلوقات اور اس بزم عالم کا صدر نشین ہے۔ (تفصیل الاسراء ۷۰ میں ملاحظہ کریں)

اس سے زیادہ اس کی عزت افزائی اور اس کی اہمیت کا اعتراف کیا ہو سکتا ہے کہ صاف کہہ دیا گیا کہ انسان خدا کا کنبہ ہے اور خدا کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اس کو آرام پہنچائے۔ الخلق عیال اللہ

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ)

چوتھا انقلابی کارنامہ: یہ ہے کہ بعثت محمدی کے وقت نوع انسانی کے اکثر افراد پر فطرت انسانی سے بدگمانی اور خدا کی رحمت سے مایوسی کی ایک عام فضا چھائی ہوئی تھی' اس ذہنی کیفیت کے پیدا کرنے میں ایشیا کے بعض قدیم مذاہب مشرق وسطی اور یورپ کی تبدیل شدہ عیسائیت نے یکساں کردار ادا کیا تھا۔ ہندوستان کے قدیم مذاہب نے تناسخ (آواگون) عیسائیت نے انسان کے پیدائشی گنہگار ہونے کے تصور سے کروڑوں افراد کو اپنی ذات سے بدگمانی اور اپنے مستقبل اور خدا کی رحمت سے مایوسی میں مبتلا کر دیا تھا۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے پوری طاقت و صفائی سے اعلان کیا کہ انسان کی فطرت ایک سادہ تختی کے مانند ہے جس پر پہلے سے کوئی تحریر لکھی نہیں ہے اس پر بہتر سے بہتر تحریر لکھی جاسکتی ہے انسان اپنی زندگی کا خود آغاز کرتا ہے اور اپنے اچھے یا برے عمل سے اپنی دنیا و عاقبت بناتا بگاڑتا ہے وہ کسی دوسرے کے عمل کا ذمہ دار یا جوابدہ نہیں۔ قرآن پاک نے بار بار اعلان کیا کہ آخرت میں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔ اور یہ کہ اس کے حصہ میں اس کی کوشش اور اس کے نتائج آنے والے ہیں انسان کی کوشش کا نتیجہ ضرور ظاہر ہوگا اور اس کا اس کو بھرپور بدلہ ملے گا۔ لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ

(النجم ۳۸ تا ۴۱)

اس اعلان سے انسان کا اپنی فطرت اور اپنی فطری صلاحیتوں پر وہ اعتماد بحال ہو گیا جو بالکل متزلزل ہو گیا تھا۔ وہ نئے عزم و یقین اور نئے جوش و ولولہ کے ساتھ اپنی اور انسانیت کی تقدیر چمکانے اور اپنی قسمت اور قوت آزمانے کے لئے سرگرم سفر ہو گیا۔

نبوت محمدی کا پانچواں عظیم کارنامہ: اور ناقابل فراموش احسان اور ایک گراں قدر تحفہ دین و دنیا کی وحدت کا تصور اور یہ انقلاب انگیز تلقین "نزاع لفظی" ہے انسان کے اعمال اور اخلاق اور ان سے پیدا ہونے والے نتائج کا اصل انحصار انسان کی ذہنی کیفیت' عمل کے محرکات اور اس کے مقصد پر ہے جس کو اسلام کے دین و شریعت کی زبان میں "نیت" کے ایک مفرد و سادہ لیکن نہایت بلیغ و عمیق لفظ میں ادا کیا گیا ہے اس کے نزدیک نہ کوئی چیز "دنیا" ہے اور نہ کوئی چیز "دین" اس کے نزدیک خدا کی رضا کی طلب' اخلاص اور اس کے حکم کی تعمیل کے جذبہ و ارادہ سے بڑے سے بڑا دنیاوی عمل یہاں تک کہ حکومت' جنگ' دنیاوی نعمتوں سے تمتع' نفس کے تقاضوں کی تکمیل حصول معاش کی جدوجہد۔ جائز تفریح طبع کا سامان' ازدواجی و عائلی زندگی سب سے اعلیٰ درجہ کی عبادت' تقرب الی اللہ کا ذریعہ اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب ولایت تک پہنچنے کا وسیلہ اور خالص دین بن جاتی ہے۔ اس کے برخلاف بڑی سے بڑی عبادات اور دینی کام جو رضائے الٰہی کے مقصد اور اطاعت کے جذبہ سے خالی ہو' حتیٰ کہ فرض عبادتیں' ہجرت و جہاد قربانی و سرفروشی اور ذکر و تسبیح' خالص دنیا اور ایسا عمل شمار ہوگا جس پر کوئی ثواب اور اجر نہیں ہے۔

قدیم مذاہب نہیں زندگی کو دو خانوں (دین و دنیا) میں تقسیم اور دنیا کو دو کیمپوں میں اہل دین' اور اہل دنیا میں بانٹ دیا تھا۔ جو نہ صرف یہ کہ ایک دوسرے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

سے جدا تھے بلکہ دونوں خانے ایک دوسرے سے متصادم اور یہ دونوں کیمپ باہم متحارب تھے ان کے نزدیک دین و دنیا میں کھلا تضاد اور شدید رقابت تھی اگر کسی کو ان دونوں سے میں کسی ایک سے راہ و رسم پیدا کرنی ہو تو دوسرے سے قطع تعلق اور اعلان جنگ ضروری تھا۔

محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ عظیم ترین معجزہ اور انسانیت کے لئے عظیم ترین تحفہ اور آپ کے رحمتہ للعالمین ﷺ ہونے کا مظہر ہے کہ آپ کامل طور پر رسول وحدت ہیں اور بہ یک وقت بشیر و نذیر ہیں۔ آپ نے دین و دنیا کے تضاد کے نظریہ کو ختم کرکے پوری زندگی کو عبادت میں اور پوری روئے زمین کو ایک وسیع عبادت گاہ میں تبدیل کردیا۔ دنیا کے انسانوں کو متحارب کیمپوں سے نکال کر حسن عمل' خدمت خلق اور حصول رضائے الٰہی کے ایک ہی محاذ پر لا کھڑا کردیا یہاں لباس دنیا میں درویش' قبائے شاہی میں فقیر و زاہد' سیف و تسبیح کے جامع رات کے عبادت گزار اور دن کے شہ سوار نظر آئیں گے اور ان کو اس میں کسی قسم کا تضاد محسوس نہیں ہوگا۔

چھٹا انقلاب یہ ہے: کہ بعثت محمدی سے پہلے انسان اپنی منزل مقصود سے غافل و بے خبر تھا اس کو یاد نہیں رہا تھا کہ اس کو کہاں جانا ہے؟ اس کی صلاحیتوں کا اصل میدان اور اس کی کوششوں کا اصل نشانہ کیا ہے؟ انسان نے کچھ موہوم منزلیں اور اپنی کوششوں کے لئے کچھ چھوٹے چھوٹے دائرے بنالئے گئے۔ ان میں انسانوں کی ذہانت اور قوت عمل صرف ہورہی تھی' کامیاب اور بڑا انسان بننے کا مطلب صرف یہ تھا کہ میں دولت مند بن جاؤں' طاقتور اور حاکم بن جاؤں' وسیع رقبہ زمین اور کثیر سے کثیر انسانی نفوس پر میری حکمرانی اور فرماں روائی قائم ہوجائے۔ لاکھوں آدمی ایسے تھے جن کی پرواز تخیل نقش و نگار' رنگ و ڈھنگ' لذت و ذائقہ اور بلبل و طاؤس یا چوپایہ و حیوان کی تقلید سے بلند نہیں ہوتی تھی۔ نیز ہزاروں انسان ایسے تھے جن کی ساری ذہانت اپنے زمانہ کے دولت مندوں اور طاقتوروں اور سرکار دربار کی خدمت و خوشامد سے دل خوش کرنے میں صرف ہورہی تھی۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے نسل انسانی کے سامنے اس کی حقیقی منزل لاکر کھڑی کردی' آپ نے یہ بات دل پر نقش کردی کہ خالق کائنات کی صحیح معرفت اس کی ذات و صفات اور اس کی قدرت و حکمت کا صحیح علم ملکوت السموت والارض کی وسعت و عظمت اور لامحدودیت کی دریافت ایمان و یقین کا حصول خدا کی محبت و محبوبیت اس کو راضی کرنا اور اس سے راضی ہوجانا۔ اس کثرت میں وحدت کی تلاش اور دریافت انسان کی حقیقی سعادت اور کمال آدمیت ہے۔ اپنی باطنی قوتوں کو ترجیح دینا ایمان و یقین کی دولت سے مالا مال ہونا' انسانوں کی خدمت اور ایثار و قربانی کے ذریعہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنا اور کمال و ترقی کی اعلیٰ مرادوں تک پہنچ جانا (جہاں فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے) انسان کی کوششوں کا حقیقی میدان ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد دنیا کی رت بدل گئی۔ انسانوں کے مزاج بدل گئے' دلوں میں خدا کی محبت کا شعلہ بھڑکا خدا طلبی کا ذوق عام ہوا' انسانوں کو ایک نئی دھن (خدا کو راضی کرنے اور خدا کی مخلوق کو خدا سے ملانے اور اس کو نفع پہنچانے کی) لگ گئی اور جس طرح بہار یا برسات کے موسم میں زمین میں روئیدگی' سوکھی ٹہنیوں اور پتیوں میں شادابی اور ہریالی پیدا ہوجاتی ہے نئی نئی کونپلیں نکلنے لگتی ہیں اور در و دیوار پر سبزہ اگنے لگتا ہے۔ اسی طرح بعثت محمدی کے بعد قلوب میں نئی حرارت دماغوں میں نیا جذبہ اور سروں میں نیا سودا سما گیا۔ کروڑوں انسان اپنی حقیقی منزل مقصود کی تلاش اور اس پر پہنچنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہر ملک اور ہر قوم میں طبیعتوں میں یہی نشہ اور ہر طبقہ میں یہی جذبہ موجزن نظر آتا ہے۔ عرب و عجم مصر و

باقی صفحہ ۱۳ پر

اکابر علماء دیوبند' مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی و دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے

سپاہ صحابہؓ، سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کے بیجز، سٹکرز، کی رنگ، لٹریچر دستور، منشور، ٹیلیفون انڈکس، بال پوائنٹ جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، آئنٹی کارڈ کور، شیشہ سٹکر، ٹوپی بیج، سٹیل بیج، کاپی کور، لیٹر پیڈ، تقاریر مولانا حق نواز جھنگوی، ضیاء الرحمٰن فاروقی، اعظم طارق مکتوبہ پر خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کے موقع پر سپاہ صحابہؓ کی
ڈائری، کیلنڈر
پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ
امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۶۷۳

قسط نمبر2

مولانا اختر امام عادل قاسمی

مسلمان ایک انقلابی قوم

علمی حقائق

قرآن میں جہاں ظاہر بینوں اور معمولی عقل والوں کی ہدایت و روشنی کے لئے ظواہر طبعی سے استدلال کیا جاتا ہے وہیں اہل نظر اور ارباب علم و عقل کے لئے دقیق علمی و تکوینی حقائق سے بھی بحث کی گئی ہے۔ صحیح ہے کہ قرآن کوئی فلسفہ و سائنس اور فنون لطیفہ کی کتاب نہیں بلکہ یہ اصل میں کتاب ہدایت ہے جس کا مقصد ساری انسانیت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر جمع کرنا ہے مگر چونکہ یہ ایک کامل و مکمل کتاب ہے اور ہر دور کے لئے یہ کافی رہنمائی کی صلاحیت رکھتی ہے اس بناء پر اس میں عام عقلی و بدیہی استدلالات سے لے کر دقیق سائنسی حقائق سے بھی تعرض کیا گیا ہے تاکہ ہر قسم کا مذاق رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب بہتر غذا مہیا کر سکے ---ہمارے محققین نے اس موضوع پر بہت کام کیا ہے اور قرآن اور سائنس کے درمیان رشتے کو کامیاب طور پر واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے تفصیل کے لئے تو انہی کتابوں کی طرف رجوع کرنا مناسب ہوگا' میرا مقصد کرگسوں میں پلے ہوئے شکست خوردہ شاہینوں کو یہ بتانا ہے کہ جس علم و فن کی تلاش اور جس آب حیات کی جستجو میں تم مغرب کے بیابانوں کی خاک چھان رہے ہو وہ خود تمہارے گھر میں موجود ہے۔ مغرب تمہیں علم و فن کی چند جزئیات سے آگاہ کر سکتا ہے اور آب حیات کے چند قطرات فراہم کر سکتا ہے مگر ڈھونڈتا ہو تو ڈھونڈو' خود تمہارے گھر میں علم و فن کی کلیات پر مشتمل کتاب (قرآن) موجود ہے تم ایک قطرہ آب کے لئے پریشان ہو' حالانکہ خود تمہارے مذہب کی سبیل سے چشمہ حیات بہہ رہا ہے۔ تم یورپ کے آشیانوں میں شاہبازی کے آداب سیکھنے جا رہے ہو جب کہ قرآن تم کو اس سے بدرجہا بہتر طور سے سکھانے کو تیار ہے بشرطیکہ تم اس کی طرف دھیان دو' اور اپنے مقام و مرتبہ کو پہچانو

وہ فریب خوردہ شاہین جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم شاہبازی

اس مقصد کے لئے چند نمونے پیش کر دینا میں کافی سمجھتا ہوں۔ مثلاً:

سورج کے بارے میں قرآن کا نظریہ

سورج کے بارے میں قرآن کا شروع سے یہ نظریہ ہے کہ سورج اپنے مدار میں گردش کر رہا ہے:

"والشمس تجری لمستقر لها ذلک تقدیر العزیز العلیم والقمر قدرناه منازل حتی عاد کالعرجون القدیم لا الشمس ینبغی لها ان تدرک القمر ولا الیل سابق النهار وکل فی فلک یسبحون" (یس ۳۸'۴۰)

اور سورج وہ اپنی ٹھہری ہوئی راہ پر چلتا رہتا ہے یہ عزیز و علیم کا باندھا ہوا انداز ہے' اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ وہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی شاخ نہ سورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے' اور سب ایک ایک دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

یہاں پر تجری لمستقر کے معنی یہ نہیں ہے کہ سورج اپنے ایک خاص مستقر کی طرف سفر کر رہا ہے بلکہ لام 'کو فی کے معنی میں ہے۔ قرآن میں لام کو فی کے معنی میں متعدد مقامات پر استعمال کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک آیت کا ٹکڑا ہے:

"ونضع الموازین القسط لیوم القیامة" (انبیاء ۴۷)

اور ہم قیامت کے دن انصاف کی میزان قائم کریں گے۔

یہاں لیوم القیامہ یقیناً" یوم القیامہ کے معنی میں ہے' اسی طرح تجری لمستقر میں بھی لام فی کے معنی میں ہے ---اس لحاظ سے اس کا معنی یہ ہے کہ سورج اپنے مستقر اور مدار میں گھوم رہا ہے۔

اس آیت میں قرآن نے سورج کی حرکت کے بارے میں کتنا دو ٹوک نظریہ دیا ہے مگر سائنس کی حیرانی و پریشانی دیکھئے۔ ایک زمانہ میں سائنس نے یہ نظریہ قائم کیا تھا کہ سورج اپنی جگہ ٹھہرا ہوا ہے اور زمین اپنے محور پر گردش کر رہی ہے اور اس سے لیل و نہار وجود میں آرہے ہیں' مگر کچھ ہی دنوں کے بعد حقائق نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ نظریہ غلط تھا' اور صحیح نظریہ یہ ہے کہ سورج بھی اپنے مدار میں حرکت کر رہا ہے -----اور یہ انکشاف مسلمانوں نے نہیں کیا کہ ان پر مذہبی جانبداری کا الزام عائد کیا جائے' بلکہ بے مذہب اہل مغرب کے ذریعے یہ راز کھلا جس سے قرآن کے نظریے کی صداقت کھل کر سامنے آگئی ـــــ مغربی سائنس دانوں نے اس انکشاف کو جو اہمیت دی' اس کا اندازہ ایک مشہور ماہر فلکیات محقق "سیمون" کی کتاب کے اس اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے جو انہوں نے بڑے اعتماد کے ساتھ لکھا ہے کہ:

"اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ ان حقائق میں سب سے اہم ترین حقیقت کیا ہے' جس کا انکشاف انسانی عقل نے کیا ہے؟ تو میں اس کے جواب میں سورج' چاند اور کواکب کا نام لوں گا جن کے بارے میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ یہ سب بسیط فضا میں گول گنبد کی طرح نہایت تیزی کے ساتھ گردش کر رہے ہیں جو ہمارے احساس سے بالاتر ہے"

(مضمون جریان الشمس' عبدالرحمان فرناس مجلہ العلم و الایمان ۷۶ء)

بقیہ: صفحہ ۱۰ پر

قاری سہیل باوا

قادیانی غیر مسلم کیوں؟

عقیدہ ختم نبوت کو لغو اور باطل اور دین اسلام کو شیطانی دین کہنے والا اعلیٰ درجہ کا زندیق ہے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو علماء اور مسلمانوں کی طرف کافر تو بعد میں قرار دیا گیا حالانکہ ان لوگوں نے اسلام چھوڑنے کا اعلان بہت پہلے کر دیا تھا۔ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت سے انکار کے بعد اس اساسی عقیدے کو (نعوذ باللہ من ذالک) لعنتی عقیدہ کہا اور جس دین میں سلسلہ نبوت اور وحی کے انقطاع کا عقیدہ موجود ہو اسے شیطانی مذہب قرار دے دیا تھا۔

اس تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جب تک کھل کر کفر کا مرتکب نہیں ہوا تھا اور اپنے لئے نبوت کی سیڑھیاں چڑھنا شروع نہیں کیں تھیں اس کے کفریہ الفاظ کی وجہ سے اس پر کفر کا فتویٰ عائد کرتا تھا تو وہ ان کفریہ کلمات کی وضاحت کے لئے اس بارے میں یہ کہا کرتے تھے کہ میں ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں اور ہر قسم کے دعویٰ نبوت کو کفر جانتا ہوں اور میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے اس واضح مفہوم ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کے بعد وحی نبوت ہمیشہ کے لئے منقطع ہو چکی اور جو شخص حضور ﷺ کے بعد وحی نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھے وہ کافر اور قرآن و حدیث کا منکر ہے اور اس نے واضح طور پر کہا کہ

ا... قرآن کریم خاتم النبیین کے بعد کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم بتوسط جبریل ملتا ہے اور باب نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔

(ص۳۶ ازالہ اوہام صفحہ ۳۱ طبع اول صفحہ ۷۶۱)

۲... رسول کی حقیقت و ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ وحی علوم کو بذریعہ جبریل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا کہ اب وحی رسالت تاقیامت منقطع ہے

(ص۳۷ ازالہ اوہام)

اپنی ایک دوسری تصنیف میں مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا:

"ہمارے رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی کیسے آسکتا ہے دراں حالیکہ حضور کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو چکی اور اللہ نے آپ ﷺ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا۔

(ص۳۸ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۷۶-۷۷)

ہر قسم کی تاویل و تحریف کے دروازے بند کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا:

۳... ظاہر ہے اگر ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک فقرہ حضرت جبریل لائیں اور پھر چپ ہو جائیں یہ امر بھی ختم نبوت کے منافی ہے کیونکہ جب ختمیت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر نازل ہونی شروع ہو گئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے۔ ہر ایک دانا جان سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ کیا گیا ہے اور جو احادیث میں بتدریج بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول ﷺ کے لئے وحی نبوت کی لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں 'سچی اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۹)

ان تصریحات و تعلیمات پر امت مسلمہ اب ایمان رکھتی ہے اور تاقیامت یہ ایمان قائم و دائم رہے گا لیکن مرزا غلام قادیانی نے جب تاویل انحراف اور آخر کار ارتداد کی منزلیں طے کر لیں اور وہ امت مسلمہ کے ایک عیار دشمن اور دین حق کے محرف اور خلق خدا کو گمراہ کرنے والے کی حیثیت سے نمودار ہوا تو اس نے اپنے ہی اقوال کے بالکل برعکس نئی باتیں شروع کر دیں اور بڑی ڈھٹائی سے کہتا ہے کہ:

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی امید بھی نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اس زمانہ میں میرے سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہو گا"۔

اور میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا ہے اور اندھا ہی قبر لے جاتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۳۵۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ان دونوں عقیدوں پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ انہوں نے خود ہی اپنے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

جو شخص اسلام کے اس بنیادی عقیدے کو جسے حضور خاتم النبیین ﷺ اور خود اللہ رب العزت نے اس قدر اہمیت دی کہ اس عقیدے کے اعلان کو تکمیل دین کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا' امت محمدیہ کی تاسیس کے تمام مواقع معراج' حجۃ الوداع اور حضور کی مرض الوفات میں امت کو

باقی ص ۲۰ پر

مولانا عبداللطیف ڈسکہ

آخری قسط

مرزا قادیانی تشریعی نبوت کا دعویدار

ناظرین کرام۔ مندرجہ بالا اقتباس نے روز روشن کی طرح واضح کردیا کہ مرزا آنجہانی علیہ ماعلیہ واقعی بوجہ تنسیخ شریعت محمدی کے خود مدعی تشریع جدید ہے لہٰذا یہ سوفیصد خارج از اسلام ہوگا ملاحظہ فرمائیں کہ حسب تحریر خود پہلا درجہ جہاد کا موسیٰ علیہ السلام کی توراۃ کو قرار دیتا ہے اور دوسرا تخفیف والا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تیسرا درجہ بالکل تنسیخ اور موقوفی کا اپنا زمانہ قرار دیا ہی تو گویا اس نے پہ آپ کو صاحب شریعت اور اولوالعزم انبیاء کی صف میں شامل کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی کفر نہیں۔ پھر یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اس کی ظل وبروز کی قلابازیاں محض مکر وفریب ہے درحقیقت یہ خود مدعی نبوت حقیقتہ تشریعیہ ہے دیکھئے جب خود سید عالم آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الجہاد ماض الی یوم القیامہ الجہاد ذروۃ الاسلام

تو یہ کون ہوتا ہے اس فرمان رسالت پر خط تنسیخ پھیرنے والا؟ ایسے ہی قرآنی حکم جزیہ کو بھی یہ خبیث النفس منسوخ قرار دیتا ہے حالانکہ احکام اسلام قیامت تک کے لئے قابل نفاذ اور عمل ہیں علاوہ ازیں یہ مزید کئی عقائد ونظریات کا بھی ناسخ ہے جیسے مسئلہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی نظریہ تھا جس پر امت مرحومہ کا بچہ بچہ متفق تھا مگر اس نے اس میں بھی الحاد وتشکیک کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی حیات ونزول مسیح کا مسئلہ بھی خود اس کے بقول بھی متفق علیہ مسئلہ تھا ملاحظہ ہوں اس کی کتب (براہین چہارم ۴۹۹ شہادۃ القرآن ص ۲ تا ۹ ازالہ اوہام ص ۵۵۷ وغیرہ)

اس عقیدہ حیات کی تنسیخ وترمیم پر مرزا لکھتا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور سے پہلے امت میں سے کسی نے یہ خیال بھی کیا کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں صرف اجتہادی خطا تھی۔ (حقیقتہ الوحی ص ۳۰)

گویا تمام امت غلطی میں مبتلا تھی تمام صحابہؓ تمام حدیث وتفسیر فقہ اولیائے واقطاب مجددین وغیرہ تمام غلطی میں مبتلا تھے حتیٰ کہ خود صاحب قرآن نے بھی یہ مسئلہ باوجودیہ کہ قرآن میں اس کی تائید میں تمیں آیات تھیں۔ واضح نہ فرمایا۔ آخر یہ مثیل دجال آیا اور شروع میں ۵۲ سال تک اسی غلطی میں زندگی گزاری پھر اس کے بعد ملکہ برطانیہ کی برکات سے گلاب شاہ کی پیش گوئی پر انحصار کرتے ہوئے واضح کیا کہ اصل حقیقت یوں ہے آج تک تمام امت غلطی پر تھی۔ یہ عقیدہ تو ایک شرک عظیم تھا۔ (استفتاء ص ۳۹)

بڑا تعجب ہے کسی دین ومذہب میں ایسا ڈھکوسلہ اور گھپلا بازی کہ صاحب وحی پر اصل حقیقت نہ کھلے جب کہ اس پر نازل شدہ کلام الٰہی میں تمیں مرتبہ اسے یہ مسئلہ بتلایا جائے۔ پھر تیرہ چودہ صدیوں کے بعد ایک ہسٹریا اور مراق کا مارا ہوا مغل بچہ خدائے پلاش اور صاعقہ کی وحی کا مرکز بنے اور وہ اسپر ٹیچی' خیراتی' مٹھن لال جیسے دیسی ولایتی ہرکاروں کے ذریعے واضح کریں کہ مغل بچہ۔ ہوش کر ساری امت تو آج تک غلطی پر تھی کہ عیسیٰؑ علیہ السلام زندہ آسمان پر چلے گئے پھر دوبارہ تشریف لاویں گے خود خاتم الانبیاءؐ نے بھی بیسیوں فرامین میں اس مسئلہ کو حلفاً" بیان فرمایا مگر معاذ اللہ اصل حقیقت کو نہ پاسکے۔

لہٰذا میرے پیارے مغل بچے اٹھ اس قوم کو اصل روز سے آگاہ کردے میں نے گلاب شاہ کو بھی تیرے متعلق آگاہ کردیا ہے' تیری گواہی دے گیا ہے جو تیرے سامنے کریم بخش بیان کرے گا۔ اے ہماری ملکہ برطانیہ کے پیارے اور چہیتے مخلوط النسل بے تکے بہادر اٹھ لوگوں کو اصل حقیقت بتادے دیکھ ہم تجھے عرصہ سے یہ بتلا رہے ہیں کہ اصل مسیح توفی ہے توفی کا معنی موت ہے پھر بھی تو ہوش میں نہیں آتا ہر وقت پیش کرنے ہی میں لگا رہتا ہے۔ یا یا تو تیاں اور ٹانک وائن ہی کی دھن میں دوبار رہتا ہے ادھر تمام مخلوق خدا گمراہی میں دھنستی جارہی ہے دیکھ مغل بچے ۱۲ سال ہوگئے مگر تو ہوش ہی نہیں کرتا تجھے مراق کے دورے سے ہوش نہیں آتا آخر یہ فرض کسی نے ادا کرنا ہے اب بارہ سال ہوگئے فوراً" لدھیانہ چل وہاں یہ اعلان کردے ورنہ تجھے معزول کردوں گا آخر یہ مغل بچہ ٹانک وائن کی بوتل اندر انڈیل کر یاقوتی کی ڈبل خوراک کھاکر ہچکی ہچکی کرتا ہوا اٹھا اور لدھیانہ پہنچ اعلان کردیا کہ

لوگو! عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہوگئے ہیں ان کے متعلق جو قرآن وحدیث میں آیا تھا ان سے مراد بس میں ہوں مجھے مسیح موعود مان لو۔ ورنہ تمہاری خیر نہیں۔ لوگو! جلدی مان لو ورنہ تم پر فتویٰ لگادوں گا کہ

فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ ما مات وان ھو الا شرک عظیم (استفتاء ص ۳۹)

یعنی یہ تیری بے ادبی ہے کہ یہ کہا جائے کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے یہ تو کھلا ہوا شرک ہے۔

ملاحظہ فرمایئے۔ مرزا آنجہانی نے کتنے ہتھیاروں

مسائل کو الٹ پلٹ کردیا ہے۔ حیات مسیح کا مسئلہ قرآن مجید کا منصوص مسئلہ تھا جسے خاتم الانبیاء نے بیسیوں ارشادات میں واضح طور پر اور حلفاً بھی بیان فرمایا جس پر مجددین، مفسرین اولیائے امت کی سینکڑوں تصریحات موجود ہیں بلکہ ۵۲ سال خود بھی ازروئے قرآن و حدیث اسی کا قائل تھا مگر اغوائے شیطانی سے اس نے اس مسئلہ میں سنگین قسم کی گڑبڑ کردی پھر بھی کہتا ہے کہ میں تو سو فیصد خاتم الانبیاء کا متبع ہوں آپ کے جمیع کمالات کا مکمل عکس ہوں۔ فرمایئے اس کا یہ موقف سنجیدہ اور معقول ہو سکتا ہے؟ اسی طرح اس نے مسئلہ نبوت میں ایک نئی قسم ظلی نبوت کی اختراع کرکے خاتم النبیین سے صریح بغاوت کا ارتکاب کیا ہے۔ اس بغاوت و مخالفت کے باوجود یہ دعویٰ کہ

بے شک اس امت میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے جو علمائے امتی کانبیائے بنی اسرائیل کے حکم کے ماتحت انبیائے بنی اسرائیل کے ہم پلہ تھے لیکن ان میں سوائے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے کسی نے نبی کریم ﷺ کی اتباع کا اتنا نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریم ﷺ کا کامل ظل کہلاسکے اس لئے نبی کہلانے کے لئے صرف مسیح موعود ہی مخصوص کیا گیا۔

(کلمۃ الفصل ص ۱۲۹ از مرزا بشیر احمد ایم اے)

ناظرین کرام آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ یہ اقتباس کہاں تک حقیقت آمیز ہے۔ یا مجسمہ الحاد و زندقہ ہے؟

اس خبیث نے تو ہربات میں حد کردی ہے۔ کہیں لکھ دیا مرزا آخری نور ہے اس کے مانے بغیر نجات نہیں ص ۱۴۰)

کہیں لکھ دیا مرزا کا ماننا لازمی جزو ایمان ہے اور انکار کھلا کفر ہے حتیٰ کہ اولوالعزم انبیاء کی صف میں کھڑا کردیا دیکھئے ص ۱۷۲، ص ۱۱۰ نیز لکھا کہ آپ کی ظلی نبوت کوئی مرتبہ نہیں بلکہ وہ تو اپنے اصل کی مکمل تصویر ہے اس کو کمتر سمجھنے والے ہوش کریں اپنے اسلام کی فکر کریں۔ آپ نے تو آنحضور ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا ہے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کی پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ دیکھئے الفضل ص ۱۱۳

اسی صفحہ پر یہاں تک لکھ دیا کہ

داؤدؑ، سلیمانؑ، عیسیٰؑ اور موسیٰؑ کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ آنحضور کے تمام کمالات حاصل کرکے نبی کا خطاب حاصل کرتے۔ یہ مقام تو صرف مرزا کو حاصل ہوا ہے۔ العیاذ باللہ ص ۱۱۳

گویا یہ خبیث تمام انبیائے عظام سے بڑھ گیا۔

ہائے ہائے کیا کیا لکھا جائے اس ذات خبیث نے خود بھی لکھا ہے

روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(براہین احمدیہ ص ۱۱۳ ج ۵) (مندرج خزائن ص ۱۱۳ ج ۲۱)

اب فرمایئے مرزا اس کی ذریت باطلہ کا یہ کہنا کہ مرزا تو آنحضور ﷺ کا مکمل متبع ہے و نہایت احترام کرتا ہے۔ کہاں تک مبنی بر حقیقت ہوسکتا ہے الغرض کوئی خباثت کوئی غلاظت کوئی کفر و زندقہ ایسا نہیں جو کہ اس ذریت ابلیس کی تیاری نہ مل سکے۔

لہٰذا اس حقیقت میں کبھی بھی تردد کریں کہ قادیانیت اسلام کے خلاف ایک سنگین بغاوت اور انحراف کا نام ہے خدا رسول قرآن اسلام مذہب کے ساتھ اسے رتی بھر تعلق نہیں ہے لہٰذا ہم نہایت ہی دل سوزی سے اہل اسلام کی خدمت میں بلکہ خود سارے قادیانیوں کی خدمت میں بھی گزارش کرتے ہیں کہ بہت اپنا اپنا قبراپنی اپنی خدارا قادیانیت کا گہرا اور مطلب مطالعہ فرماکر اس سے دامن چھڑایئے رحیم و کریم مالک حقیقی ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

انسانیت کی تلچھٹ

”تمہیں اسی طرح چھانٹ دیا جائے گا جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں، چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اٹھتے جائیں گے اور بد ترین لوگ باقی رہتے جائیں گے، اس وقت (غم سے گھٹ کر) تم سے مرا جاسکتا ہے تو مرجانا“۔

(ابن ماجہ)

بقیہ: قادیانی غیر مسلم کیوں؟

وصیت کرنے ایسے ہر اہم مرحلہ میں اس عقیدے کی صراحت فرمائی اور اعلان فرمایا کہ تم امتوں سے میرا حصہ ہو، اور میں انبیاء میں سے تمہارے لئے مخصوص کیا گیا ہوں...... اس بنیادی عقیدے کو جو شخص ان الفاظ سے یاد کرتا ہے اور پورے دین کو شیطانی مذہب کہتا ہے اسے اور اس کے ماننے والوں کو اگر اس دین کے منکر شمار نہ کیا جائے تو اس دین کے منجانب اللہ اور امت کے غیور ہونے کا تصور ہی ختم ہوجائے گا۔

بحمد اللہ جدید
انکشاف پرنٹرز
پرنٹرز، پبلشرز
اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز

مولانا عبداللطیف مسعود

افسوس صد افسوس
دشمنان دین کی ہماری
غیرت ایمانی پر یلغار

امت مسلمہ کی شامت اعمال کے نتیجہ میں مغربی یہودی لابیاں اپنے آلہ کاروں اور ایجنٹوں کے ذریعہ نہایت دیدہ دلیری سے نت نئے فتنے برپا کر رہے ہیں کبھی رشدی ملعون رونما ہوتا ہے تو کبھی تسلیمہ نسرین کا منحوس چہرہ سامنے آتا ہے کبھی ایڈنبرا یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لے کر آنے والا سلیمان اظہر کو توہین رسالت کے محاذ پر کھڑا کیا جاتا ہے تو کبھی انور شیخ ملعون کو ایسے افراد کو ملت اسلامیہ کی روح عظمت رسالت کو مجروح کرنے کے لئے سامنے لایا جاتا ہے اور جب ان کے خلاف ملکی قانون اور اہل وطن کی غیرت ایمانی مصروف کار ہوتی ہے تو ان کے سرپرست "حقوق انسانی" کا واویلا کرتے ہوئے آسمان سر پر اٹھالیتے ہیں۔ پھر ان ملت دشمن عناصر کے واویلا سے متاثر ہو کر ہمارے سرکاری کارندوں نے ملکی قانون اور ایمانی جذبات کو نظر انداز کرتے ہوئے توہین رسالت کے مجرموں رحمت اور سلامت مسیح کو پروٹوکول کے ساتھ برآمد کردیا اور خود اس قانون کی ترمیم و تنسیخ کے درپے ہو رہے ہیں جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور کئی سافراد کو بھی اس راستہ پر چل پڑنے کا امکان واضح ہو جاتا ہے جیسا کہ غالباً" انور شیخ اسی حماقت میں بک رہا ہے کہ کوئی محمد ﷺ مبعوث نہیں ہوا کوئی قرآن نازل نہیں ہوا وغیرہ اگر یہ قانونی جھول پیدا نہ کی جاتی تو ایسے سرپھروں کو یہ جسارت کیوں ہوتی۔

نیز ادھر ملت ایسے شیطان سرشت افراد کو ٹھکانے لگانے والے غازی علم الدین اور غازی محمد صدیق وغیرہ جیسے افراد پیدا کرنے سے بھی قاصر ہو رہی ہے۔ خدا رسول ﷺ کی محبت و عقیدت میں انتہائی ضعف رونما ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہمیں یہ خرافات سننی پڑ رہی ہیں علاوہ ازیں یہ عالمی بدمعاش اور انسانیت دشمن اور ان کے ملکی آلہ کار دیگر طریقہ ہائے یلغار بھی آزمارہے ہیں تاکہ امت مسلمہ کو دین سے دور کردیا جائے۔ مثلاً" مختلف اشیاء اور کپڑوں کی ڈیزائننگ میں قرآنی آیات اور اسمائے مقدسین پرنٹ کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا جارہا ہے پہلے یہ ابلیس طبع لوگ اپنے ممالک میں خود یہ حرکات بد کیا کرتے تھے جیسے کہ ایک فرانسیسی رسالہ (minaret) ۳ـ ۹۳ کے حوالہ سے ملکی جریدہ المذاھب جولائی سنہ ۹۵ء کے شمارہ میں پیرس میں ایک ماڈل گرل کو قرآنی آیات والے لباس کی نمائش کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے خدا جانے اس جیسے واقعات وہاں اور دیگر مغربی ممالک میں کہاں کہاں اور کیسے کیسے سنگین صورت میں وقوع پذیر ہوتے ہونگے اب اس مرحلہ کے بعد خود ہمارے وطن عزیز میں اپنے آلہ کاروں کے ذریعے یہ حرامزدگی کروانے لگے ہیں چنانچہ حال ہی میں فیصل آباد کی ایک فرم کا تیار کردہ کپڑا مختلف مقامات سے برآمد ہوا ہے جو کثیر مقدار میں مدت سے فروخت ہو رہا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور ان شیاطین کے اصل هدف خاتم الانبیاء ﷺ کا اسم گرامی محمد ﷺ نیز مراد رسول ﷺ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسمائے مطہرین بالکل صاف پرنٹ کئے گئے ہیں علاوہ ازیں حجر اسود کا نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ العیاذ باللہ و استغفر اللہ بتایئے باقی کیا رہ جاتا ہے؟

برادران اسلام یہ حرکت بد ہمارے دین و ایمان اور ہماری غیرت ایمانی پر ملعون دشمن کی ایک کامیاب اور کاری ضرب ہے جس کا انجام اور نتیجہ غیرت الٰہی اور قہر خداوندی کو برملا دعوت دیتا ہے۔

اگرچہ چند روز قبل حکومت کی طرف سے اس کا ایکشن لیتے ہوئے پابندی کا اعلان اخبارات میں آچکا ہے مگر اتنے اہم اور سنگین واقعہ کی پیش نظریہ کاروائی نہایت ناکافی اور صرف دفع الوقتی ہے حکومت کا فرض تھا کہ وہ اپنے وسائل بروئے کار لاکر اس واقعہ کی صحیح تحقیقات کرائے اور جس ادارہ نے یہ ڈیزائننگ کرائی ہے اور جس ملعون نے یہ کی ہے ان سب کو برملا سزائے موت دیکر اپنے دین و ایمان اور نظریہ پاکستان کے تحفظ کا صحیح حق ادا کرتی تاکہ اس کے بعد مزید کسی ملحد و ملعون کو ایسی حرکت کرنے یا کرانے کی جرات نہ پڑتی

دریں صورت ہم دوبارہ حکومت پاکستان کو یہ عرض داشت پیش کرتے ہیں کہ اس قسم کی تمام حرکات بد کا مکمل اور بنیادی طور پر انسداد کر کے نظریہ پاکستان کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت فراہم کیا جاوے اور عوامی جذبات کا تحفظ کیا جائے ورنہ کوئی نہ کوئی غازی علم الدین اور غازی عبدالقیوم پیدا ہو کر خود بنفس نفیس ایسے ملحدین اور انکی پشت پناہی کرنے والوں کو واصل جہنم کرے گا۔

عوام الناس کو انتباہ

ہر فرد مسلم جو اس واقعہ سے آگاہ ہو چکا ہے وہ دوسروں کو بھی متنبہ کرے ہر شہر قریہ اور گاؤں محلہ میں یہ کاروائی موثر طریقے سے شروع کردی جائے جس دکاندار کے پاس یہ پرنٹ ہو وہ فوراً" اسے محفوظ کرلے نیز جس مسلمان عورت نے اسے پہن رکھا ہے وہ فوری طور پر اپنی غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے اتار کر محفوظ کرلے اور خوب توبہ استغفار کرے صدقہ و خیرات کرے اگر کسی غیر مسلم کو پہنے ہوئے دیکھا جائے تو اس سے قیمت یا دیگر

اخلاقی طریقہ سے حاصل کر کے محفوظ کرلیا جائے تاکہ ملک عزیز خدائی گرفت سے محفوظ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس غفلت اور کوتاہی سے نکال کر صحیح معنوں میں اپنے دین و ایمان کا عامل اور محافظ بنائے تاکہ اس کے بعد کسی بھی ابلیس سرشت ملعون کو اس قسم کی حرکت بد کا ارتکاب کرنے کی جرأت نہ ہو۔

حکومت درسی کتابوں میں آنحضرت ﷺ کی تصویر اور کلمہ شہادت کو غلط چھاپنے کے واقعے کا سختی سے نوٹس لے۔

کراچی (پ ر) آنحضرت ﷺ کی تصویر چھاپنا توہین رسالت ہے۔ حکومت اس کا فوری نوٹس لے۔ کلمہ شہادت میں قطع و برید کر کے محکمہ تعلیم نے اسلام دشمنی کا بدترین مظاہرہ کیا ہے۔ محکمہ تعلیم کے افسران فوری طور پر اپنی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔ اپنے جاری کردہ ایک مذمتی بیان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مفتی منیر احمد اخون نے کہا کہ تعلیم کے محکمے میں موجود اسلام دشمن افراد مستقل اس کام پر لگے ہوئے ہیں کہ اسلام کو زیادہ سے زیادہ بدنام کرنے کے لئے اسے انتہائی غلط انداز میں پیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ دینیات کی ایک درسی کتاب جو کراچی کے حبیب پبلک اسکول میں پڑھائی جارہی ہے اس میں آنحضرت ﷺ کی تصویر چھاپی گئی ہے۔ درسی کتب میں اس قسم کے مواد کا چھپنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اسلام دشمن عناصر مسلسل اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسی نام نہاد اسلامی کتاب میں کراس پر بھی ایک مضمون شامل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی افراد ان کتب کو اپنی تبلیغ کے لئے استعمال کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کلمہ شہادت کو غلط چھاپنا اور پھر معصوم بچوں کو غلط کلمے کی تعلیم دے کر محکمہ تعلیم کس مذہب کی خدمت کررہا ہے؟۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر ان دونوں کتابوں کی خرید و فروخت پر پابندی عائد کر کے ان واقعات کے ذمہ دار افراد کو گرفتار کیا جائے' اور قرار واقعی سزا دی جائے۔

تعارف و تبصرہ کتب

دینی دسترخوان (جدید انسائیکلو پیڈیا)

تالیف الحاج عبدالقیوم مہاجر مدنی
صفحات دو جلدوں میں تقریباً ۱۵۲۴
طباعت عمدہ اردو کمپوزنگ کی آفسٹ طباعت
قیمت: درج نہیں
ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اشاعت دین کی غرض سے ہر دور میں علماء امت اپنے ذوق اور عوام و خواص کے فہم و استعداد ذہنی کے مطابق تصنیف و تالیف میں مشغول رہے ہیں۔ حالات زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ لوگوں کا ذوق علم و مطالعہ بھی تغیر پذیر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل قلم علماء کرام کا انداز تحریر و تفہیم ہر دور کی مناسبت سے بدلتا رہا ہے۔ کسی بھی کتاب کی ترتیب و تالیف میں عموماً کسی ایک موضوع کو ملحوظ رکھ کر اصل مواد اس خاص موضوع کے مطابق جمع کیا جاتا ہے اور دیگر جزئیات و مسائل اکثر اس موضوع کی تشریح و تائید کی خاطر شامل مواد کئے جاتے ہیں امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی شہرہ آفاق تصنیف حجۃ اللہ البالغہ برصغیر کے علمی افق پر غالباً وہ پہلی کتاب ہے جس میں دین اسلام کے ہر شعبہ اور موضوع پر ابحاث علمی کو یکجا کیا گیا ہے اس کے بعد ماضی قریب میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کی ہمہ جہت تالیف بہشتی زیور اردو زبان میں زندگی کے ہر شعبہ و مرحلہ میں رہنمائی کے دریچے کھولتی ہے۔ ان میں سے حجۃ اللہ البالغہ خاص اہل علم کی ضروریات علمیہ کو مدنظر رکھ کر ترتیب پائی اور موخر الذکر جیسا کہ "بہشتی زیور" کے نام سے ظاہر ہے "مسلمان عوام خصوصاً" عورتوں کی دینی و دنیوی ضرورتوں کو شریعت مطہرہ کی تابعیت میں رکھ کر، آخرت کی زندگی کے لئے آسائشوں اور راحتوں کے حصول کو یقینی اور آسان بنانے کا طریقہ بتاتی ہے۔

دور جدید میں مغرب میں "انسائیکلو پیڈیا" انداز تالیف شروع ہوا' جس میں ایک تالیف میں غیر مربوط مختلف عنوانات کے تحت صرف معلوماتی مواد جمع کردیا جاتا ہے۔ عرب ممالک میں "موسوعہ" کے نام سے اس کی نقل شروع ہوئی۔ اس میں کسی خاص موضوع پر مختلف نقطہ ہائے نظر کو یکجا کردینے کا بھی ایک طریقہ اپنایا گیا۔ چنانچہ چھ فقہی مسالک پر مشتمل "موسوعہ جمال عبدالناصر" اسی انداز کی کتاب ہے۔

اردو زبان میں یہ انداز تالیف اب تک زیادہ معروف نہیں تھا۔ "دینی دسترخوان" میں اس انداز تالیف کو بڑے سلیقے سے نبھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ناشر محترم نے اس کی طرف یوں اشارہ کیا ہے:

"محترم والد صاحب دامت برکاتہم نے آج سے بیس برس قبل بندہ سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ایسی کتاب ترتیب دی جائے جس میں ایک مسلمان کی جملہ دینی ضروریات کے تمام مضامین بقدر کفایت بیان کردیئے جائیں۔"

الحاج عبدالقیوم صاحب مہاجر مدنی نے مختلف النوع موضوعات پر ہمارے اسلاف کی کتب سے انتخاب کرکے کثیر الموضوعات کتاب "دینی دسترخوان" واقعتہً اس طرح ترتیب دی ہے جس میں ایک مسلمان کی جملہ دینی ضروریات کے تمام مضامین بقدر کفایت جمع کردیئے ہیں۔ مثلاً "عنوانات پر نظر ڈالنے سے عقائد' عبادات' معاملات' اخلاقیات' ازدواجی زندگی' حقوق الزوجین' حقوق الوالدین' کبائر و رذائل وغیرہ مباحث پر طویل کلام موجود ہے۔ سیرت طیبہ کے ضمن میں نبی رحمت' ذکر حبیب' اندھیروں میں آفتاب' بدر منیر' مکتوبات نبوی' تبرکات نبوی' حیات النبی ﷺ اور ختم نبوت کے عنوانات کے تحت سیر حاصل مباحث شامل کتاب ہیں۔ پھر جھوٹے مدعیان نبوت کے مختصر تعارف کے ساتھ فہرست کے آخر میں انگریزی نبی مسیلمہ پنجاب کا قدرے تفصیلی تذکرہ ہے اس کے بعد ماضی قریب کے مجاہدین ختم نبوت کا ذکر خیر ہے۔

صحابہ کرامؓ کے عنوان کے تحت مقام صحابہ کی توضیح و تشریح کے ساتھ محبت صحابہ اور بغض صحابہ کے دلچسپ اور سبق آموز واقعات بیان کئے ہیں۔ صراط مستقیم کے ضمن میں اختلافی مسائل اور فرقہ بندیوں کی حقیقت بیان کرکے مسلک علماء دیوبند اور تبلیغی جماعت کا اختصار کے ساتھ تعارف پیش کیا ہے۔ پھر نماز مسنون کے کچھ مسائل ذکر کرکے آخر میں شہداء کربلا کے عنوان سے شہادت حسینؓ اور اس کے اثرات و نتائج پر تقریباً" بیالیس صفحات پر مشتمل مقالہ شامل تالیف کیا ہے۔ جس پر سرسری نظر ڈالنے سے خیر القرون کا ایسا نقشہ ابھر کر سامنے آتا ہے جو مشہور کتاب خلافت و ملوکیت پر پیش کیا گیا ہے اگر مولف محترم اس مقالہ کو شامل تالیف کرنے سے گریز کرتے تو شائد مسلمانوں کی کوئی دینی ضرورت تشنہ رہنے کا اندیشہ نہیں تھا۔

دوسری جلد میں فضائل اعمال صالحہ' امثال عبرت کے تحت ۷۷ حکایات' خوابوں کی تعبیر' وصایا کافی تفصیل سے مذکور ہیں علامات قیامت' احوال قبر' قیامت کا منظر' جنت و دوزخ وغیرہ موضوعات پر سبق آموز تحریروں کا انتخاب ہے۔ عجائبات عالم کے تحت اہل اللہ کو برکات نبوی اور اس کے فیوض و تبرکات کا ذکر ہے عجیب تاریخی واقعات کے ضمن میں قرآن اور حدیث میں مذکورہ کچھ واقعات کا دلچسپ پیرایہ میں تذکرہ ہے۔

مجموعی طور پر کتاب فہم عام' دلچسپ پیرایہ میں معلومات افزاء اور سلیس زبان و بیان کی حامل ہے۔

Singh Sahib Sharma, Author of *Takzeeb-e-Braheen-e-Ahmadiya* and this pamphlet, *(Nuskha-e-Khabte Ahmadiya)* declare in soundness of all my senses and understanding that I have read the pamphlet *Surma-e-Chashme Arya* from beginning to end, not once but many times, having grasped its arguments fully and have published its reply in refutation in the light of *Sat Dharam* (true religion). In this pamphlet the arguments of Mirza Sahib have not impressed me one bit because they are not righteously oriented. *(After dilating on this subject the Pandit wrote in the end:)* O, Permeshwar! (God) Make a decision between us truly, because never can a liar glorify in Thy Audience against the truthful.

Writer: Your eternal slave, Lekh Ram Sharma, Sabhasud Arya Samaj, Peshawar, presently Editor, *Arya Gazette*, Ferozepur, Punjab."

(*Roohani Khazain*, Vol. 22, pp. 326-332) [Summary].

Result of Mubahala

The whole story is now before the readers in full details. Before we let them know as to who won in glory and who lost in disgrace, it shall be helpful to go over the stipulations of the Mubahala, once again:

(1) Mirza would win if Divine Punishment befell upon his rival in one year's time.

(2) Mirza would lose and pay a fine of Rs.500 to his rival if:
  (a) Divine Punishment rebounded upon Mirza himself; or
  (b) No Divine Punishment befell upon his rival Hindu within one year.

(3) Duration of the waiting period for this 'sporting event' was only one year; that is, all that was to happen must happen within one year.

Finale in 1889

The Mubahala challenge at the Pandit was thrown in 1888. By the end of 1889, result was to be out as Mirza stipulated, but the year passed away and nothing happened. Pandit Lekh Ram lived much beyond 1889. Actually he died in 1897 and Mirza never paid him Rupees 500. The Pandit knew he wouldn't, true to the couplet: "Knots of my purse, Oh, open them not."

EPILOGUE:

Divine Decision subjected Mirza Ghulam Ahmad Qadiani to disgrace before Pandit Lekh Ram, Hindu Arya. How shameful, indeed!

Translated by:
K.M. Salim

جرمنی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

جرمنی (فیکس رپورٹ) ادارہ

وحدت اسلام مسجد توحید میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مسجد توحید کے خطیب مولانا مشتاق الرحمٰن صاحب نے خطاب فرمایا۔ مولانا نے اپنے خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آنحضرت ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی کو اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کے لئے نمونہ بنا کر پیش کیا۔ مولانا نے عوام الناس سے ادارے کے کام کو بہتر انداز میں چلانے کے لئے مالی امداد کی اپیل بھی کی۔ جلسہ کے مہمان خصوصی جمیعت علماء برطانیہ کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالرشید ربانی تھے۔ مولانا نے اپنے خصوصی خطاب میں عوام الناس کو تلقین کی کہ وہ دین اسلام پر عمل کریں۔ دین اسلام پر چلنے کے لئے آنحضرت ﷺ کی مبارک سنتوں پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔

ختم نبوت کے مسئلے اور قادیانی فتنے کے اثرات کے بارے میں مولانا نے فرمایا کہ قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو "احمدی" کہتے ہیں۔ مسلمانوں کو انہیں ہرگز "احمدی" نہیں کہنا چاہئے کیونکہ "احمد" ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ناموں میں سے ایک نام ہے اور آنحضرت ﷺ کے دشمنوں کے لئے "احمدی" کا لفظ استعمال کرنا کسی بھی طور مناسب نہیں ہے۔ مسلمانوں کو قادیانیوں سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ مولانا نے جلسہ میں موجود خواتین کو تلقین کی کہ وہ اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت بہتر انداز میں کریں۔ اس سے وہ اچھے مسلمان اور بہتر شہری بنیں گے۔ اس جلسہ میں مسلمانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آخر میں مولانا نے کشمیر، افغانستان اور بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔

a year's time.

3. If nothing untoward happened to his rival in one year's time or, Divine Fury befell upon Mirza, during this period, in both the cases, Mirza would be proved a liar.

Having written this, Mirza indulged in another lengthy composition, concluding with these words:

"So, O God, Omnipotent, decide truly between us two parties, and whosoever, out of us, is a liar in his assertions and dogmas .... O Immensely Mighty! send down a punishment in one year's time". (*Ibid* pp. 254-255).

After this, Mirza wrote out a Mubahala prayer, on behalf of Aryas also, which he ended with these words:

"He who is a liar making false statements in Your Eyes .... O *Eesher*, beat him up with such strokes of pain .... that curses taking their toll, reach him in a year's time."(*Ibid.* p. 258).

Pandit Lekh Ram accepts the challenge

As a rejoinder to Mirza's pamphlet, *Surma-e-Chashm-e-Arya*, Pandit Lekh Ram wrote his *Nuskha-e-Khabte Ahmadiya (Rais-e-Qadian* Vol. 1, p. 121) in which he wrote his acceptance of the challenge in these words:

"O Permeshwar (God) make decision between us truly; let your Sat Dharma (true religion) flow forth not by sword but through love, understanding, submission of proof and open out the adversary's heart by conferment of Sat Gayan (True wisdom) on him so that ignorance, prejudice, oppression and outrage are destroyed because a liar can never glorify in Thy Audience like the truthful. Writer: Your eternal slave, Lekh Ram Sharma, Sabhasud, Arya Samaj, Peshawar". *(Nuskha-e-Khabte Ahmadiya* p. 347; ref. *Lekh Ram & Mirza*, p. 2, Author: Maulana Sanaullah Amritsari).

Mirza had solemnly promised to pay Rs.500/- to Lekh Ram if he lost to the Pandit. Responding to this offer, he wrote an interesting note. He said:

"Mirzaji has promised me Rs.500/-. This is his old habit (promising but not paying). Here is a poetic portrayal of his money promise through this couplet:

My life if you want dear, I mind it not,
But knots of my purse, Oh, open them not!

"We fully know his movable and immovable assets and his indebtedness is not unknown to us. We throw his offer of monetary give and take into dust and make a present of those five hundred rupees back to him as betel-leaf chewing expenses from our side, on his on-coming new marriage* for which he says he has received a fresh revelation only recently". *(Nuskha-e-Khabte Ahmadiya*, ref. *Rais-e-Qadian*, Vol. 1, p. 121).

Mirza Qadiani verified Lekh Ram's acceptance of Mubahala

Mirza confirmed that his challenge had been accepted by Pandit Lekh Ram. He wrote:

"May it be known that at the end of *Surma-e-Chashme Arya*, I had called some Aryan people for a Mubahala ...... As a result of my writing, Pandit Lekh Ram, in his pamphlet, *Khabte Ahmadiya* which he published in 1888 ..... held a Mubahala with me. Accordingly, in his pamphlet *Khabte Ahmadiya* on page 344 Pandit Lekh Ram wrote the following in his introductory remarks. "Since our respected and revered Master Murli Dhar and Munshi Jeevan Das Sahib are busy in government work, this humble obedient, on his own volition and with their pleasure has taken this duty upon himself. Therefore, as the proverb says: 'take the liar to his door-step,' I accept Mirza Sahib's last request (of Mubahala) also."

Subject matter of Mubahala

"I humble, Lekh Ram, son of Pandit Tara

* *By "new marriage" the Pandit is referring to Mirza's famous love affair. In the autumn of his life, Mirza became infatuated with a young married girl, Muhammadi Begum, and he coveted her madly for long years. He was claiming numerous concocted revelations regarding his wedding with the girl. So much so that he announced that God had betrothed the lady to him in the skies. But alas! Mirza died a despondent lover without consummating his passion.*

PART 2

TWO INTERESTING TUBAHALAS

MUBAHALA NO. 2

Between Mirza Ghulam Ahmed Qadiani and Pandit Lekh Ram

Events Leading to this Mubahala

Earlier on, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani had engaged himself in a session of verbal confrontation with a certain Hindu whose name was Lala Murli Dhar. Mirza has written its details in his book *Surma-e-Chashme Arya*. When Mirza lost to his rival (luck never smiled on him) he gave out a general call to all Hindu Aryas for holding a Mubahala. Exasperated and depressed, he wrote:

> "If some Arya (Samaji) having read our whole pamphlet does not leave his obstinacy and does not retrace from blasphemy, then we call him to hold a Mubahala with us, on a token we have received from Allah the Exalted". (*Surma-e-Chashme-e-Arya*, *Roohani Khazain*, Vol. 2, p. 232).

> "Last resort is Mubahala for which we have made a call earlier. For Mubahala, it is not necessary to be a scholar of the Vedas (Hindu religious books). Yes, he should be a well-mannered, renowned Arya who may also impress others. Therefore Lala Murli Dhar Sahib is first of all addressed; then Lala Jeevan Das, Secretary Arya Samaj, Lahore; then Munshi Inder Man Sahib Moradabadi; and then some other person from amongst Aryas who is a respected man and is also considered learned. If they really think that 'Vedas' teachings which we have recounted in this pamphlet are correct and true and contrarily consider that the principles and teachings of Quran Shareef, also written by us [illegible] then they may do Mubahala with us on this issue and having decided on a spot for holding the Mubahala, by mutual agreement the two parties may pres[illegible] themselves at that place [illegible] the fixed d[illegible] [illegible] party to the Mubahala [illegible] stand in [illegible] meeting before public and take Oath, repeating words which we have written in bold as specimen and have appended them to this pamphlet; that is, if our assertion is false Divine Distress and punishment may descend on us. In this way, the words contained in each of the two Mubahalas should be publicly verified for truthfulness, believing that Divine punishment must fall on the party who swears falsely. **And there shall be a waiting period of one year for Divine Decision to come down. If after passage of one year Divine punishment falls on the writer of this pamphlet, or does not fall on the adversary, in either case, this humble self, shall suffer a fine of Rs.500/-** which, subject to mutual agreement, shall be deposited into the government treasury or wherever this amount is easily available to the adversary. In case he overcomes us he shall entitle himself to collect this sum automatically but if we overcome him we don't lay a wager. Our bet is the same prayer, that is, of heavenly signs befalling and that's enough. Now, we conclude this pamphlet after writing down the subject matter of each of the documents of Mubahala. With Allah's Help." (*Ibid.* pp. 250-251.)"

These writings put together, one will note that:

1. Mirza challenged all the Aryas to a Mubahala.
2. Mubahala curse was to show its effect in

سلسلہ نمبر۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ہر شمارہ کا حل ہمیں شمارہ مارکیٹ میں آنے کے دس دن بعد تک موصول ہو جانا چاہئے۔

سوال نمبر۱...... پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ کون مشہور قادیانی تھا؟

سوال نمبر۲...... سابق قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کا مرزا غلام احمد قادیانی سے کیا رشتہ تھا؟

سوال نمبر۳...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے پانچویں امیر کون تھے؟

اہم ہدایات:

۱...... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲...... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳...... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

شمارہ ۲۰ کے جوابات

۱...... مرزا بشیر احمد

۲...... تذکرہ

۳...... سرمہ چشم آریہ

شمارہ ۲۰ کے خوش نصیبوں کے نام

۱...... خلیق احمد اخون، بہاولنگر

۲...... محمد اقبال، حاصل پور

۳...... عبداللطیف سکندر، کراچی

ٹوکن شمارہ ۲۳

نام ____________________

ولدیت ____________________

مکمل پتہ ____________________

____

ذاتی مصروفیات ____________________

____

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی دار المبلغین

کے زیر اہتمام سالانہ رد قادیانیت ورد عیسائیت کورس

۱۵ تا ۲۸، شعبان (۱۴۱۶ھ) 2 تا 20 جنوری 1996ء

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) جسمیں

- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
- حضرت مولانا زاہد الراشدی
- حضرت صاحبزادہ طارق محمود
- جناب الحاج اشتیاق حسین
- حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
- حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی
- حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود
- حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
- حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
- جناب محمد متین خالد (ایم اے ایل ایل بی)
- حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی

اور دیگر ماہرین فن لیکچرز دیں گے۔

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابعہ یا اس سے اوپر میٹرک یا اس کے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔
کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کرسکتے ہیں
شرکاء کو کاغذ۔ قلم۔ رہائش۔ خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔)
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائینگی۔
وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائینگے ان کو رہائش۔ خوراک کی سہولت دی جائیگی البتہ تعلیم 10 شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام بہی خواہان مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں سادہ کاغذ پر بھجوائیں۔

نام ________________ ولد ________________

مکمل پتہ ڈاک ________________________________

تعلیم ________________________________

پیشہ ودیگر کوائف ارسال کریں۔

درخواستوں کے لئے پتہ (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: 40978